

يَا مُبْرَكَهُ رَسُولَهُ أَهْدِي إِلَيْهِ فِي عِجَالٍ مُّسْلِمٌ لِّرُزْقٍ كَيْفَ يَنْتَهِ كُو
مُنْتَهِي وَرُقْبَرُجَهُ كُوْنِيْكَهُ فَلَمْ يَأْتِ فِي الْأَنْجَهُ عَجَبَهُ كُوْنِيْكَهُ
أَوْرِيْخُونْيَهُ بَنَاتِهُ فِي الْأَنْجَهُ سَلَّهُهُ كَهْنِلَهُ كَهْنِلَهُ
خَبَرِيْجَهُ بِرِسْلَهُ وَيَكْتَسِيْكَهُ اللَّهُ كَعَالَهُ عَلَيْهِ
وَعَلَى الْأَنْجَهُ دَسْلَمَ كَاهَهُ جُمِعْ سَرَارَا
بِيْنَهُ كُوْنِيْكَهُ وَالْأَ
مَسَاهُ بَاسِمْ كَارِيْجَهُ

مِراثِ حُسَنٍ پیشان

— — — — —

مَرْغُوبٌ فِيْهِ وَمَحْبُوبٌ

۱۲۰—۱۲۱

三

از قلم فیصل رئیس

لکھوں میں امیر استاد علی الحسینی

فائزہ مکتبہ حشمتیہ

بِحَمْدِ اللَّهِ تَعَالَى

يَمْبَادِكُ دِسَالَهُ هِدَايَتُهُ قَبَالَهُ نَافِعُ جَمَالَهُ مُسْلِمًا نُوْدُهُ كُ
مُنَوْرًا وَرُقْلُوبُهُ كُوْجَلَهُ فَرَمَانَهُ قَلَا أَهَابُهُ مَحَبَّتُهُ كُوْمَسْتُ
أَفْرَبِيْخُودَبَنَانِهِ وَالآهَابُ سُنْتُهُ كَنْظَرَكَسَامِهِ
كَبِيْرَبِيْ بِمَشْكَ وَيَكْتَاصَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَعَالَهُ الَّهُ وَسَلَّمَ كَاصْحَيْ سَرَارِا
پِيشَهُ كَرَنَهُ وَالَا
مُسَهَّلَهُ بَاسِمِ تَارِيْخِهِ

مِرَاتِ حُسْنٍ بِمَثَانٍ

۱۳ — ۵ — ۳۲

مَرْغُوبٌ مُحِبٌّ وَمَحْبُوبٌ

مَوْفَقٌ

أَذْقَاهُ فَيَصِّهُ رَقْمُ

آءِيْخِيْمَ خَنْدَمَهُ غَلِيْخَنْتَ شِيرَيْهُ الْبَنَدَهُ كَسَرَالْشَّنْهُمَهُ لَهَ عَافَ الْبَنَبَهُ خَنْتَهُ مَوْلَيَهُ
خَافَقَهُ فَقَنَعَهُ آمَلَهُ لَفَضَحَبَهُ الْأَشَهُمَجَهُ كَبِيْلَهُ صَاحَبَهُ قَدَرَهُ بَرَكَانَهُ كَوَيَجَهُ دَيْنَهُ
لَكْهُوئَهُ اَمَيَاسَتَ پَيَالَهُ غَلِيْخَنْتَهُ تَعَوَانُ

نَاسِرٌ

مَكْرَهُ جَنْتَهُ تَكَيَّهُ بَعَتَتَ اَشْمَتَهُ كَمَشَاهَهُ دَهَهُ شَسَلَهُ لَوَهُ



نام کتاب — مژا تحسن پیشان

مُوَافِق — آخْرَ حِظْمِ خَوْمَانِهِ إلَى حَضْرَتِ شِيشِلَيْنَدَكَ آسَدَ لِسْتَمِهِ صَفَّ الْجَيْبِ حَضْرَتِ مَوْلَيَا نَوْلَى
حَافِظَ قَلْبَهُ عَلَيْهِ أَبَا الْأَقْفَارِ حَبْرِ الرَّفِيقِ حَمْدَلَهُ بِلِغَانِ صَاحِبِ قَادِرِي بَرْكَاتِي عَزِيزُوْيِي
لَكْنَوْيِي عَظِيمِي سَطِيلِي الْعَالِيَّةِ حَمْدَلَهُ بِلِغَانِ

اٽائی اول — ۱۳۸۲ھ

تعداد گیاره سو 1100

مکتبہ حاشیہ کا جمعتی احشنت کے مشائخ و علماء خواجہ فتح گورہ ناشر

كتاب — محمد بن الرشاد ثقیل بیجی (۷۰۵-۷۶۱) فیض شمشیر چهل بھیت شریف

برائے اپصال ثواب

فلا يشرب الشَّيْءَ إِلَّا شَرَبَ جَنَابَ الْحَاجِ غَلامَ مُصْطَفَى صَاحِبَ حَمْقَتِ عَلَيْهِ الرَّحْمَةِ
أَمَّنْ خَلِيقَةَ شِيرِيَّشَ أَهْلَ سُنْتِ، عَدْ لَانْدِ بَيْتِ، عَلِمْ دَارِ مُسْلِكَ أَعْلَى حَضْرَتِ
صَوْفَى بَا صَاحِبِ جَنَابِ الْحَاجِ اَحْمَدِ عَمْرُودِ وَسَا صَاحِبَ حَمْقَتِ عَلَيْهِ الرَّحْمَةِ

جَابِ

مُخْبِرَ الْمُسْتَكْبَرِ جَنَابُ الْحَاجِ بَارُونُ اَحْمَدُ عُمَرُ ڈُو سَا صَاحِبُ حَمْقَى زَيْدُ حَبَّةٍ

إِنْتِسَابُ

بَيَارَكَاه

جَائِشِينَ مَظَاهِرَ عَلَى تَحْسِيرِ عِلْمِ الْعَلَمَاءِ أَنْفَقَهَا نَفْقَهَا تَنَاجُ الأَصْفَيَارِ تَسْعَ الْأَكْتِيَارِ

رَامِاً الْمَلَانَاطِينَ غَيْرَ الْمَلَانَاطِينَ الْمُتَزَدِّينَ

حُخْضُومُ شَاهِدَ مَلَكَ

حَمْفُرِتُ عَنْ أَمْرِ مَلِيَّاً مُفْتَقِي الْكُوْكُوكَ الشَّاهِدَةِ إِذَا مَلَظَرَهُ خَمْرُ شَاهِدَ رَغَانَ صَاقِبَةَ

قَدْنَ بَرَكَاتِ رَضْوَنِ شَفَقَ عَلَيْهِ الرُّحْمَنِ الرَّشْوَانِ

www.Abulfatah.in



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ يَا مَنْ لَهُ النُّورُ وَمِنْهُ النُّورُ وَفِيهِ النُّورُ وَإِلَيْهِ النُّورُ يَأْتُنَا لَكَ الْحَمْدُ
سَرِّمَدًا طَصَلٌ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا حَبِيبِنَا وَكَفِيلِنَا وَظَهِيرِنَا وَمَالِكِنَا وَمَلِيكِنَا
وَحَافِظَنَا وَحَفَّيْظَنَا وَنَاصِرَنَا وَنَصِيرَنَا وَشَافِعَنَا وَشَفِيعَنَا وَشَفَاءَنَا وَشَفَاءُ صُدُورِنَا
وَقُرْةَ عَيْنِنَا وَشَاشِعَ فِي دُنُونِنَا وَكَاشفِ كُرُونَرَ بِنَامِ حَمَدٍ سَرَاجِكَ الْمُنْبِرِ وَإِلَهَ آبَدَاط
يَأْنُورَ وَيَأْنُورُ الْمُنْجَرَ وَيَأْنُورًا قَبْلَ كُلِّ نُورٍ طَ وَيَأْنُورًا بَعْدَ كُلِّ نُورٍ وَيَأْنُورًا أَمَعْ كُلِّ نُورِ طَ
وَيَأْنُورًا أَفَوْقَ كُلِّ نُورِ طَ وَيَأْنُورًا فِي كُلِّ نُورٍ طَ وَيَأْنُورًا عَلَى كُلِّ نُورِ طَ لَكَ الْمُنْجَرَ وَبِكَ
الْمُنْجَرَ وَمِنْكَ الْمُنْجَرَ وَالْمُنْجَرَ الْمُنْجَرَ وَأَنْتَ الْمُنْجَرَ طَ وَنُورُ الْمُنْجَرَ طَ وَنُورٌ عَلَى نُورِ طَ
يَأْمَنْيَعَ الْمُنْجَرَ وَيَا مَخْرَنَ الْمُنْجَرَ وَيَا مَجْمَعَ الْمُنْجَرَ طَ صَلٌ عَلَى نُورِكَ الْأَنْوَارِ وَالْمُهَمَّةِ
السُّرُجِ الْعَوْرِ طَ وَصَحَابَتِهِ الْمَصَابِيجِ الرُّهْرَطِ صَلَّةً تَجْعَلُ لَنَا بِهَا فِي قُلُوبِنَا نُورًا
وَفِي صُدُورِنَا نُورًا وَفِي عَيْنَاتِنَا نُورًا وَفِي قُبُورِنَا نُورًا وَفِي دِينِنَا نُورًا وَفِي اِيمَانِنَا نُورًا
وَفِي أَرْوَاحِنَا نُورًا وَفِي أَجْسَادِنَا نُورًا وَفِي أَشْبَابِنَا نُورًا طَ

اِمِيَّنَ يَأْنُورَ الْمَلِكِ الْحَقِّ الْمُبِينِ ط

اللَّهُمَّ صَلٌ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى إِلَيْهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاصْحَابِهِ
بَعْدَ مَعْلُومَاتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

زمین وزماں تمہارے لئے مکین و مکان تمہارے لئے
 چینیں و چالاں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے
 وہن میں نبال تمہارے لئے بدن میں ہجات تمہارے لئے
 ہم آئے یہاں تمہارے لئے اُٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے
 فرشتے خدم رسول حشم تمام ام غلام کرم
 وجود عدم حدوث و قدم جہاں میں عیاں تمہارے لئے
 اصالتِ کل امامت کل سیادت کل امارتِ کل
 حکومت کل ولایت کل خدا کے یہاں تمہارے لئے
 کلیم و نجی میح و صفائی خلیل و رضی رسول و نبی
 حقیق و وحی غنی و علی شنا کی زبان تمہارے لئے
 تمہاری چمک تمہاری دمک تمہاری جھلک تمہاری مہک
 زمین و فلک سماں کیں میں سکنشاں تمہارے لئے
 ظہور نہیاں قیام جہاں رکوع مہاں سجد شہاں
 نیازیں یہاں نمازیں وہاں کیس لئے ہاں تمہارے لئے
 یہ شمس و قمریہ شام و سحریہ برگ و شجریہ باغ و شر
 یہ تف و پریہ یتاج و کمریہ حکم روائ تمہارے لئے
 یہ فیض دیئے وجود کئے کہ نام لئے زمانہ جئے
 جہاں نے لئے تمہارے دیئے یہ اک میاں تمہارے لئے
 سحاب کرم روانہ کئے کہ آب نعم زمانہ پچے
 جور کھتے تھے ہم وہ چاک سے یہ ستر بدال تمہارے لئے

نہ جن و بشر کہ آٹھ پہر ملانکہ در پہ بستے کمر
نہ جبہہ و سر کہ قلب وجگر ہیں سجدہ کنناں تمہارے لئے

نہ روح امیں نہ عرش بریں نہ لوح میں کوئی بھی کہیں
خبر ہی نہیں جو مزیں کھلیں ازل کی نہاں تمہارے لئے

جنال میں چین چین میں سمن میں پھین پھین میں دُلمن
سزاۓ محن پہ ایسے من یا من و اماں تمہارے لئے

خلیل و نجی مسیح و صفحی بھی سے کہی کہیں بھی بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لئے

بپور صد اسالا یہ بندھا یہ سدرہ اٹھاواہ عرش جھکا
صفوف سماں نے سجدہ کیا ہوئی جواہ اں تمہارے لئے

فنا بدرت بقا برت نہر دو جہت گرد سرت
ہے مرکنیت تمہاری صفت کہ دونوں مکاں تمہارے لئے

اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا یتاب ولوان تمہارے لئے

صباوہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہو بھلے
لوا کے تلے شایاں کھلے رفت اکی زبان تمہارے لئے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَعْدِنَ الْجُودِ وَالْكَرَمِ
وَاللهُ الْكَرَامُ وَابنُهُ الْكَرِيمُ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

قاعدہ ہے اور ہر شخص اس کا مقروہ اور عقلمند اس کو جانتا ہے کہ آدمی کو جس کام کا محال اور
غیر ممکن ہونا معلوم ہوتا ہے اُس میں سمجھی اور کوشش کو بیکار سمجھ کر اُس کے خیال سے بھی درگز رکرتا
ہے۔ مگر حمد و نعمت کچھ ایسے پیارے اور مقدس و دلچسپ کام ہیں جن کا انصرام بشری طاقت بلکہ
ملکی قوت سے بھی باہر ہے۔ پھر بھی جسے دیکھئے وہ اپنی تحریروں اپنی تقریروں کے عنوان کو انھیں
سے عزت دینے میں سمجھی کرتا ہے۔ لہذا تمہارا میں بھی اس مبارک دولت سے حصہ لینا اور سر نامہ کو

اس نام سے عزت دینا چاہتا ہوں۔ خدا خدا ہے محمد مصطفیٰ ہے۔ جل شانہ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم۔ اول کے تحدود کو نیاز موجود۔ خاتم پر بے شمار سلام، بے نہایت درود۔ وہ ایسا خدا ہے جس نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا حجہ و بشرکیا شجر اور حجر سے اقرار کر دیا۔ یہ ایسا محبوب ہے جس نے اپنے خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا ارض و سما میں ڈنکا بجادیا۔

ہے عرش تیرا خلد بھی اللہ کا گھر بھی
بُت بول اُٹھے پڑھنے لگے کلمہ جگر بھی
مسجدے کوتے جھک گیا اللہ کا گھر بھی
دیکھے ترا جلوہ تو تڑپ جائے نظر بھی
تلوعے ہیں تے غیرت خور شک قمر بھی
بندوں کی مدد کرتے ہو رکھتے ہو خبر بھی
اور قلب میں خبری کے بسا گاؤ بھی خر بھی
معمور ترے ذکر سے ہے بحر بھی بی بھی
ساجد تری سر کار میں ہیں دل بھی جگر بھی
ٹل جائے گا سون جھی مقابل سے قمر بھی
قبض میں ترے ارض سما خشک بھی تر بھی
سگ ہوں ترا محتاج ترا دستِ نگر بھی

اللہ بھی طالب ہے ترا حجہ و بشر بھی
جس وقت گواہی کی ہوئی ان کو ضرورت
جس وقت ہوئی بزم جہاں میں تری آمد
چہرہ ہے ترا آئینہ حسن الہی
کیا وصف ترے چہرہ انور کا دادا ہو
حق نے تھیں قادر کیا اور غیب کا عالم
ہے تیرا تصور تو مسلمانوں کا ایمان
بجھتے ہیں ترے ڈنکے فلک عرش بریں پر
سرداروں کے سرخ ہیں درپاک پہ تیرے
ذرہ ترے کوچے کا اگر جلوہ نما ہو
ملکوں خدا کا ہے خدائی کا ہے ماںک
بھردوے مری جھوٹی کلو اسول کا لصدق

سگ ہوں میں عبدِ ربِّکوئی خوٹ رضا کا
آگے سے مرے بھاگتے ہیں شیر بہڑی

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى أَلِهٖ وَاصْحَّ حَابِبٍ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

وہ ایسا خدا ہے جس کے ہاتھ میں ایسے کی جان ہے۔ یہ ایسا محبوب ہے جس کے اختیار میں سارا جہاں ہے۔ جس طرح اللہ و محمد جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ آللہ وسلم کے وصل میں قصل نہیں اسی طرح حمرو نعثت میں فراق کو خل نہیں۔ جو مسلمان حمر لکھے گانع نہ چھوڑے گا۔ کعبہ جائے گا مدینہ سے منہ نہ موڑے گا۔ مسجد کی فضیلوں، خطبہ کے نمبروں پر وحدانیت کی شہادت ادا کرنے والے ساتھی ساتھ رسالت کا بھی اقرار سُنّتے ہیں۔

اذاں کیا جہاں دیکھوایمان والو
پس ذکر حق ذکر ہے مصطفیٰ کا
کہ پہلے زبانِ حمد سے پاک ہو لے تو پھر نام لے وہ حبیب خدا کا

یہ دونوں مبارک ذکر کچھ ایسے لازم و ملزم ہیں کہ جہاں اللہ ہے وہاں محمد رسول اللہ ہے، جہاں محمد رسول اللہ ہے وہاں اللہ ہے۔ اللہ ہی اللہ ہے۔ جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ آللہ واصحابہ اجمعین و بارک و سلم۔ فرش سے عرش تک دھوم ہے، ذرے ذرے کو معلوم ہے کہ وہ خدامے برتر یہ ہمارا پیغمبر، نہ اس کا کوئی ثانی نہ اس کا کوئی همسر۔

ایسا نہ کوئی ہے نہ کوئی ہونہ ہوا ہو
ایے راحت جان جو قوتے قدموں سے لگا ہو
اللہ کا محبوب بنے جو تمہیں چا ہے
دل سبے اٹھا کر جو پڑا ہوتے در پر
اُس باتھے دل سوختہ جانوں کے ہرے کر
مرسانس سے نکلے گل فردوس کی خوشبو
اس در کی طرف اس لئے میرزا کا منہ ہے
بے چین رکھے مجھ کو ترا درد محبت
یہ میری سمجھ میں کبھی آہی نہیں سکتا
اُس گھر سے عیاں نور الہی ہو ہمیشہ
مقبول ہیں ابڑے کے اشارے سے دعائیں
ہو سلسہ الافت کا جسے زلف نبی سے

شکر ایک کرم کا بھی ادا ہو نہیں سکتا
وَلَأَنْ پَفْداجان حَسَنْ أَنْ پَفْداحو

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدَ مَعْدِنَ الْجُودِ وَالْكَرَمِ مَنْتَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ
وَالْحِكْمَ وَعَلَى إِلَهِ الْكِرَامِ وَابْنِهِ الْكَرِيمِ وَبَارِكْ وَتَسْلِمْ ط

محبین محبوب کے نام کو در دل کا تاویز بنا تے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ دردو دل سے
پاک ہے۔ اُس نے اپنے محبوب کے نام سے اپنے فرشتوں کی آنکھوں، ہوروں کے سینوں، غلام
کی پیشائیوں، مسلمانوں کے دلوں، عرش و کرسی بلکہ تمام مقدس مقاموں کو زینت بخشی۔ ملائکہ کی
محفل میں جائیے تو انھیں کا چرچا، ہوروں کی انہیں دیکھئے تو یہی غلغله، پیارے محبوب کی دونوں
جهان میں دہائی پھر رہی ہے۔ ایک خدائی ہے کہ ان کے مبارک قدموں پر گردہ رہی ہے۔ زمین
والے، آسمان والے، جہان والے انھیں کے فدائی، انہیں کے شیدائی۔ دل شب میں جاگ
کر اللہ اللہ کرنے والے انہیں کے آزو و مند، انہیں کے تمنائی حل سے حرم تک، عرب سے عجم
تک مختلف زبانوں پر ان کی یادگاری۔ شرق سے غرب تک، جنوب سے شمال تک ان کی یادگاری
ہے۔ زبان والے لغزان والے ہیں بے زبانوں میں ان کی پکار ہے۔ غرض خدا کی خدائی ہے کہ ان
پرشار ہے۔ حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شیر دیکھا ان کا نام لیا، کتنے کی طرح حفاظت
کو ساتھ ہولیا۔ اونٹ محنت سے عاجز آیا ان کے آستانا نے پرفیو دالایا۔

ہاں ہیک تی ہیں چڑیاں فریادہاں ہیں چاہتی ہے ہر فنی داد
اسی در پر شتران نا شاد گلہ رُخ و عناء کرتے ہیں

ماشق گشته کی صورت دیکھو کانپ کرمہ کی رجعت دیکھو
مصطفیٰ پیارے کی قدرت دیکھو کیسے ابیانہ ہوا کرتے ہیں

اُنگلیاں یہیں وہ پیاری پیاری جن سے کرم ہیں جاری
جو شل پر آتی ہے جب غم خواری تشنہ سیراب ہوا کرتے ہیں

لر بچ آجاتا ہے جب نام جناب منھیں گھن جاتا ہے شہذایا ب
وجہیں ہو کے ہم اے جایتاب اپنے لب جمع ایا کرتے ہیں

پانی کی محچلیاں انہیں کی یاد میں موجود کر رہی ہیں، ہوا کی چڑیاں انہیں کی محبت کا دم بھر رہی ہیں، شام کے بسرا لینے والے انہیں کا کھاتے ہیں، صبح کے چھپہانے والے انہیں کا گاتے ہیں: ع ”جس کا کھاتے ہیں اُس کا گاتے ہیں“ یہ تو ذری روح ہیں اپنے ماں کو جانتے آقائے نعمت کو پہچانتے ہیں۔ ستوں حناء ایک خنک لکڑی تھی۔ دل نہ زبان نہ عقل نہ جان۔ حضور حست مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منبر نوساختہ پر خطبہ فرمایا۔ فراقِ محظوظ نے اُسے خون رُلا یا۔ جس طرح دودھ پیتا پچھا مال سے چھوٹ کر چھوٹ پھوٹ کر روتا، اپنی جان کھوتا ہو۔ یہی حالت اُس چوبِ نشک پر طاری تھی۔ فریاد و بکا جاری تھی۔ یہاں تک کہ اُس دلوں کے چین، جانوں کے آرام نے اُسے سینہ مبارک سے لگایا۔ تسلیکین پائی قرار آیا۔ خدا جانے وہ تسلی بخش ادا تھی یا کوئی تسلیکین دِ اقرار جس نے اُس رونے والے کو دفعۃ خماموش کر دیا۔ دل بے قرار میں صبر کوٹ کوٹ کر بھر دیا۔ مثنوی شریف جو بین الخاص والعام مشہور ہے اُس میں یہ روایت سراپا ہدایت تھت ارقام مسطور ہے۔

<p>نالہ می زد ہچوار باب عقول کزوے آگر گشت ہم پیر و جواں کز چہ می نالدستوں با عرض و طول گفت جانم در فرات گشت خون بر سر منبر تو مند سا ختی شرقی و غربی ز تو میوہ چند کہ تزو ما زہ بمانی تا آبد بشنو لے غافل کم از چوبے مباش تا چو مردم حشر یا بد روز دیں از ہم کار ہجہاں بے کار ماند</p>	<p>اُستین حنا نہ از هجر رسول در میان مجلس و عظیم آنچاں در تحریر ماندہ اصحاب رسول گفت پیغمبر چه خواہی اے ستوں تکیہ آت من بودم از من تاختی گفت خواہی کہ ترانخلے کندر یا وراس عالم حقت سروے کندر گفت آں خواہم کرد ام کشد بقاش آں ستوں رادفن کرد اندرز میں تا بدانی ہر کہ رایز داں بخواند</p>
<p>حضرت مولیانا شاہ محمد عبدالاکفی ”کافی“ شہید مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس واقعہ کو کچھ نظم فرماتے اور اہل محبت کو یوں سناتے ہیں۔</p>	

تمامی حاضران مجلسِ خیر البشر روئے
کہو پھر عین غیرت نہ کیوں کر ہر بشر روئے
رسول اللہ کے اصحاب کہیکس قدر روئے
کس کس طرح سے اصحاب باسوز جگروئے
اُدھر یہ شدتِ رفت سے باصدِ حشم ترروئے
وہ آئیں مار چلایا یہ دل کو کھوں کر روئے
شجر روئے جمر روئے سمجھی دیوار و درروئے
فراقِ مُصطفیٰ میں اہل ایماں عمر بھر روئے
بیکلِ آجراے کافی یہ بھوروں کا عالم ہے
یہاں یوئے وہاں یوئے ادھر یوئے ادھر یوئے

ستون کی دلکھ کر حالاتِ صحابہ سر بر سروئے
رلاۓ جبکہ چوب خشک کو آقا کی مجبوری
سُنی جب اُس سُتوں عاشق بیتاب کی زاری
پھر باتا ہے آنکھوں میں وہ نقشِ ان کے رونے کا
اُدھر گرم فنا وہ سُتوں صدمہ فرقت کے
ستون خاموش ہوتا تھا نہ یہ رونے سے چھپتے تھے
ستون وہ کتنا لے کچشم حال سے اُنم
رسُول اللہ کی الفَتْ مُحْبُّ عینِ ایماں ہے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى إِلَهٖ وَأَصْحَابِهِ بِعَدَدِ مَعْلُومٍ لَكَ ط
خلاصہ یہ کہ ہر شے انھیں کی تعریف و توصیف میں مصروف ہے۔ اور ہر ایک کی عنان
توجہ انھیں کی طرف معطوف ہے۔ یہ کیفیت خدا تعالیٰ کی ساری خدائی میں ساری ہے اور سب
پر ایک حالت وجود و کیف طاری ہے۔ گل انہیں کی یاد میں چاک گر بیاں ہے اور سنبل پر بیشان
ہے۔ زگ شہلا حیراں ہے، شنینم گریاں ہے۔ بل بن نالاں ہے، لالہ خونیں پیالہ داغدار ہے۔
سوں کبود پیرا ہن مثل سوگوار ہے۔ شمشاد اس محبوب دل آرائی یاد میں شادا ہے۔ اور سرو آزاد آپ
کی بندگی میں آزاد ہے۔ دریا کو محبت کا جوش و خروش ہے اور صحراء حشت سے ہمدوش ہے۔
سیارے وجد میں گھومتے ہیں، درخت حالات قیام میں جھومتے ہیں اور زمین ادب کو چومتے ہیں،
نجوم و اختر چشم حیرت سے تکتے ہیں۔ طیور آپ کی یاد میں چھکتے ہیں، فاختہ کوڑ دیراق میں ورد
صدائے کوہ ہے، قمری کی آوازِ حق رُسٹہ ہے اور محبت والفت حضور کا طوق در گلو ہے۔ کبوتر کی زبان
پرنعرہ یا ہو ہے۔ حق یہ ہے کہ آپ کی شاہِ صفت کا کس کو مقدور ہے۔ اور آپ کے فضائل جلیلہ،
مناقبِ جمیلہ، مُحَمَّدِ عَظِیْمَہ مَنَاصِب فیْنَیْہ، مراتب کریمہ، مجرمات قاہرہ، صفات باہرہ، علوم طاہرہ،
اختیاراتِ دائرہ، احکامات زاہرہ، معلوماتِ خفیہ نیابتِ حلییہ، خلافتِ علییہ کے بیان میں بشر کیا

جن و ملک بلکہ ہر فرد مکن لا چارو مجبور ہے

خدا تو تو نہیں نُورِ خُدا ظلّ خُدا تو ہے خدا کا پاک بندہ ہے
 تری تعریف میں جتنا پڑھیں بِ تَحْكُمِ شَلَائِیں ہے فقط اک ناز دایہ ہے کہ یوں کہیے خُدا تو ہے
 غرض حضور شہنشاہ مرسلان سیاح لامکاں سردار دوجہاں پیغمبر پیغمبر اس محبوبِ رحمٰن
 جیبیب سجاں، شافعِ مُجْرِمَ، شفیعِ مُنْذِبَیاں، سرسوئِ سرورِ اس، رہبیرِ رہباں، ہادیِ گفرنگاں صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وآلہ واصحابہ وسلم الی یوم الدّین والغُفرانِ کی نعمت و شنا میں ہر ایک عاجز رہا ہے۔ اور
 جو کچھ بھی آپ کے اوصاف میں کسی نے کہا ہے صاف صاف حق و انصاف یہ ہے کہ وہ اس
 محبوب بے مثل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ستائش کی ابتداء ہے۔ اور نعمت کی مُبتداء ہے۔
 اور اوصاف کے علم و فہم کی انتہا ہے۔ اور یہی اُس کے ادراک کی منتها ہے۔ حضور سیدنا علی حضرت
 قبلہ رضی الرحمٰن عنہ نے زبانی میں فرمایا ہے۔

اسرا میں جناں جلوہ رخ سے تاباں خدمت میں دواں آئینہ رُویاں جناں
 آئینوں میں آفتاب اور وہ جنْبَان اے شوقِ نظرِ ٹھہرے تو کیوں کر ٹھہرے

باغِ خلیل کا گلی زیبایا کھوں تجھے سر و رُکھوں کے مالک و مولیٰ کھوں تجھے
 جانِ مراد کا ان تمَنَا کھوں تجھے حرمانِ نصیب ہوں تجھے امید گہ کھوں
 درمانِ درد بلبل شیدا کھوں تجھے گُلزارِ قدس کا گلی رنگیں ادا کھوں
 پیکس نواز گیسوؤں والا کھوں تجھے صح وطن پہ شام غریبیاں کو دوں شرف
 اے جانِ جان میں جانِ تجلّا کھوں تجھے اللہ رے تیرے جسم منور کی تابشیں
 بے خارِ گلبن چن آ را کھوں تجھے بے داغِ لالہ یا قمرے بے کلف کھوں
 یعنی شفیع روزِ جزا کا کھوں تجھے مجرم ہوں اپنے عفو کا سماں کروں شہا
 تاب و تو ان جانِ مسیحا کھوں تجھے اس مُرددہ دل کو مُرثہ حیاتِ ابد کا دوں
 جیلان ہوں میکے شاہ میں کیا کیا کھوں تجھے تیرے تو صرف عجیب تباہی سے ہیں بیری
 خالق کا بندہ خلق کا آقا کھوں تجھے لیکن رضا نے ختمِ خن اس پہ کر دیا
 چرچوں ہے کہہ کے میں کیا کیا کھوں تجھے کہہ لے گی سب کچھ اُنکے شناخواں کی خُناشی

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى أَلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاصْحَّا بِهِ
بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ الْفَ الْمَرَّةِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

ابتدائے اسلام میں ستر کافروں نے حملہ کیا۔ کوہ صفا پر جگہ سے کھڑک پرانہ وار دوڑا اور حائل ہوا۔ گویا وہ بے زبان زبان حال سے گویا تھا کہ اے غافلان خاہیر اگر یہی قصیدہ خاطر تو یہ سینہ حاضر۔ رُخْم پر رُخْم کھائیں گے اور محبوب کچشم رُخْم سے بچائیں گے۔ یہ کعبہ میں تھے اور ابو جہل خبیث ان کے قصد سے چلا۔ ساتوں پردے زمین کے شق ہو کر ایک غار پیدا ہوا۔ جس میں اُس ناری کو ہنم نظر آیا۔ کچھ غیبی سپاہی (فرشتے) دیکھ جو اُتنی حرਬے لئے ہوئے اس معoun پر حملہ کنال دوڑے کہ محبوب پر حملہ کرنے والے آتیرے قصیدہ کامزہ چکھائیں دم لے کدم کے دم میں تجھے نیچا کھائیں، اَسْقَلُ النَّاسَلِينَ پہنچائیں۔ اس محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے آسمان سے رحمت برستی، زمین سے امداد اُتھی، سنگریزے با تیس کرتے ہیں، پیغمبر سجدے میں قدموں پر سر دھرتے ہیں۔ قربان جاؤں کیا محبوب ہے۔ جس کی ہر اداہر انداز خوب ہے۔

چاندِ شق ہو پیڑ لویں جانور سجدے کریں بارک اللہ مر جمع عالم یہی سر کار ہے

غرضِ حرم کی طاقت نے نعمت کی لیافت کی۔ اور ایک میں کیا اگر اشارہ جاری عالم سراسر قلم ہو جائیں اور تمام دریا و بحار مدارکی امداد کو آئیں اور سطوح افلاک کو جن کا گل قریب ایک جزو کے ہے۔ بجائے صفاتِ قرطاس ٹھہرا جائیں اور قل جن و انس و ملک ازل سے ابد تک شغل کتابت۔ بجالائیں پھر بھی حضو سیدرا ارشل، مختارِ اُنکل، بادیِ اُنبل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ، خصائص پسندیدہ، مدارج عظیمه، مُحَمَّدِ فخر، مَنَاصِب کریمہ، فضائل بآہرہ، مجنزات قاہرہ، حیز تحریر میں نہ سماںیں۔

اس سبق اک سطر ہو ظریور گرنہ ہو ॥ اور اُس میں مبتدا ہو خبر کی خبر نہ ہو

زلافِ حمد و نعمت اولیٰ شست برخاکِ ادبِ څختن
سبودے می توں کردن درودے می توں گفتن

رُخ دن ہے یا مہر سما یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں ॥ شبِ رُلف یامشک خطا بھی نہیں وہ بھی نہیں
ممکن میت قدرت کہا واجب میں عبدِ یتیش کہاں ॥ حیراں ہوں یہ بھی ہے خطا بھی نہیں وہ بھی نہیں

بَرَزَخٌ هُوَ وَهُوَ تُرْخَادِيَّةٌ بَهِيَّ نَهِيَّ وَهُوَ بَهِيَّ نَهِيَّ
حِيرَتْ نَعْجَنْجَلَا كَرْكَاهَيَّ بَهِيَّ نَهِيَّ وَهُوَ بَهِيَّ نَهِيَّ
بَهِيَّ پَرْدَه جَبْ وَهُرْخَهْ وَهَايَّهْ بَهِيَّ نَهِيَّ وَهُوَ بَهِيَّ نَهِيَّ
دِيَّ أَنْ كَرْحَتْ نَصْدَلَيَّهْ بَهِيَّ نَهِيَّ وَهُوَ بَهِيَّ نَهِيَّ
يَالْ بَهِيَّ فَقْطَ تِيرِي عَطَلَيَّهْ بَهِيَّ نَهِيَّ وَهُوَ بَهِيَّ نَهِيَّ
شَرَمْ بَهِيَّ خَوْفَ خَدَادِيَّهْ بَهِيَّ نَهِيَّ وَهُوَ بَهِيَّ نَهِيَّ
شَكْرَكَرْمَ تَرَسْ سَرَزا يَهْ بَهِيَّ نَهِيَّ وَهُوَ بَهِيَّ نَهِيَّ

بَهِيَّ بُلْبَلِ رَنْدِيَّ رَضَّا يَاطُولِيَّ نَغْمَهَ سَرَّا
حَقْ يَكَرْ وَاصِفَ بَهِيَّ بَهِيَّ نَهِيَّ وَهُوَ بَهِيَّ نَهِيَّ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ مَعْدُنَ الْجُودِ وَالْكَرَمِ وَالْكَرَامِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط
اب بِرْ مَطْلَبْ آتَاهُوْ، جَوْهَنَاهَيْ هَبْ سَنَاتَاهُوْ - مَبَارِكْ دِينِ اِسْلَامِ سَے پَہَلَے کُفرِ کی
تارِیکَ گھٹا زمانَہ پَرْ چَھَائِی - سچے خدا کی مخلوق جھوٹے خداوں کی خدائی تھی، جہالت کا زور، بے
دِینِ کا شور بات بات پرْ قَتَال، فضولیات پرْ جَدَال، غضبِ فساد، قیامتِ عناد، شب و روزِ حَجَّرَ،
آئے دن بکھیرے، دو میں اڑائی، ہزاروں کی صفائی، جنگِ محبوب، صلحِ معیوب، انسانِ جاموں
میں نہ توارِ نیا مول میں، دو میں اکنْ بَنَتْ ہوئی خاندانوں پرْ بنی - زبانوں سے بگڑی، جانوں پرْ بنی،
صلح پرِ بڑائی، بڑائی سے صفائی، ندہب خراب، مشرب شراب، بزناسے میں، قمار بائیں ہاتھ کا کھیل -
إِنَّا لِلَّهِيْتُ كَاجُوشْ، نَفْسَانِيْتُ كَاخْرُوشْ، هِرَاطْ مُسْتَقِيمْ وَيَارَنْ، مِنْزَلْ حَقْ سَنَسَانْ، بَنَافَ هَوازُورْ پَرْ جَالَ
گَرَازَاتِ طَمْ شُورْ پَرْ، بِيَرُونْ سے یاں، ناخدا آس نہ پاس، هِرَبِیْض جَالِ بَلْبَلْ، چارَه فَرْمَا أَبْ نَثَبْ،
وَنِيَا بَهْرَکِ آفتَنِ زَمَانَهْ كَوْكَبِرْ چَکَلِ تھِیں - زَمَانَهْ بَهْرَکِ مُصِيْبَتِیں دَنِيَا پَرْ دَسْتْ شَفَقَتْ پَھِيرَ چَکَلِ تھِیں،
میٹھی نیندِ سونے والے لمبی تائیں سور ہے تھے، خُفتَة بختوں کے نصیب اپنی تقدیر کرو رہے تھے
سُونَنَا جِنْگَلِ رَاتِ انْهِیْرِی چَھَائِی بَدَلِ کَالِی ہے ||
تیرِ گُلْھِرِی تاکی ہے اور تو نے نیندِ نکالی ہے
ہائے مسافرِ دم میں نہ آنامت کیسی متواںی ہے
یہ جو تھجھ کو بلاتا ہے ٹھگ ہے مارہی رکھے گا ||

تو کہتا ہے مٹھی نیند ہے تیری مت ہی نرالی ہے
نام پاٹھنے کے لڑتا ہے اٹھنا بھی کچھ گالی ہے
ڈرس بھائے کوئی پون ہے یا اگیا بتا لی ہے
بن میں گھٹا کی بھیانک صورت کیسی کالی کالی ہے
میہہ نچسلن کرمی ہے اور حترک کھانی نالی ہے
پھر جنگلا کے سربے ٹکوں چل رے مولیٰ والی ہے
ہاں اکٹھی اس نے تیری ہایے جی سے رفایا ہے
دیکھو مجھ پس پرشب نے کیسی آفت ڈالی ہے
صورت دیکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے
اس مُرد ار پ کیا لچایاد نیاد یکھی بھالی ہے
ہم مُغلس کیا مول چکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے
مولیٰ تیرے عفو و کرم ہوں میرے گواہ صفائی کے

ورنه رضا سے چور پ تیری ڈگری تو اقبالی ہے

صَلَّى اللَّهُ عَلَى الشَّيْءِ الْأُفْيِ وَإِلَهٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً وَسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ط
یکایک رب تبارک و تعالیٰ کافضل و کرم ہوا و فعیہ ہمہ کارخ پھرا زمانے نے پھلو بدلا
خراب کا عمل اٹھا، فصل بھار کا سکم بیٹھا۔ رات تک پڑ مردگی کا دور تھا، صبح ہوتے عالم ہی کچھ اور تھا۔
نوری گھٹائیں چھائیں، ٹھٹھی ہوائیں آئیں، رحمت کے باول گھرے، افسرہ خاطروں کے دن
پھرے، کلیاں چٹانے لگیں، گلیاں مہکنے لگیں، بلبلیں چکنے لگیں۔ کیوں نہ ہو کہ تہامہ کے مطلع حرم
کے افغان فاران کی جو ٹیوں سے آفتاب ہاشمی نے طلوع فرمایا لاشرقیٰ و لاغربیٰ۔ ناف زمین کعبہ
رب اعلمین سے یہ چکتا نور، دلوں کا چین جانوں کا نسر و رہنگھوڑا آیا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ
وسلم۔ حضرت مولانا عبدالسیع صاحب بیدل مصنف ”نوار ساطع“ لکھتے ہیں۔

پہلے کچھ بھی نہ تھے یہ ارض وہاں ॥ جلوہ فرما تھا بس خدا ہی خدا
تھا وہی ایک لاشریک لہ ॥ وحدہ لا الہ الا ہو

چاہا اُس نے کہ اب ظہور کروں
پہلے پیدا نبی کا نور کیا
جب محمدؐ ہوئے رسول اللہ
گرنہ کرتا وہ نور جلوہ گری
برگ ہے یا شگوفہ یا گل ہے
مدتوں تک وہ نور فیضِ نُشُور
تھا کبھی ساقِ عرش پر روان
کل حسینوں کی ان سے شان دلی
حسن ایسا ہوا ہے کس کو نصیب
رتبتہ عالم میں ہے بڑا ان کا
آپ اُس دم نبی تھے عالم میں
پھر وہ نور آیا پشت آدم میں
پشت آدم میں جب وہ نور اترا
ہو گیا سینہ علم سے معمور
رتب آدم کو جو خدا سے ملا
گرنہ ہوتے وہ سید العالم
حق نے اپنا کیا ہے ان کو حبیب
وہ نبی جو شفیعِ کل ٹھہرے
جس نے ان کا وسیلہ پایا ہے
وہ حبیب خدا جدھر ہو جائے
وہ نبی جس سے انبیا کو شرف
حق نے کیا کیا نہ ان کو دی خوبی
کیا مُحَمَّدؐ کی شان ہے مُحَمَّدؐ
سب پہ ظاہر میں اپنانور کروں
پھر سب اُس نور سے ظہور کیا
تب کُلًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
ہوتے کب حِنْ وَإِنْ حُوْرٍ وَرِبِّيْ
جلوہ حضرت کے نور کا گل ہے
عَالِمٌ قُدْسٌ میں رہا معمور
اور کبھی لوح پر تھا نورِ فَلَنْ
حَبَّذَا شَانِ سَيِّدِ رَبِّيْ
انہتا یہ کہ ہیں خدا کے حبیب
نام ہے عرش پر لکھا ان کا
دم نہ آیا تھا جب تک آدم میں
اُتری رحمت خدا کی عالم میں
بن گیا جسم نور کا پتلہ
جھک گئے سب فرشتے ان کے خُضُو
فِي الْحَقِيقَةِ وَهُوَ مُصْطَفَىٰ سَمِّلَا
ہوتے کب آدم اور بنی آدم
یہ تقریب ہوا ہے کس کو نصیب
سید اور خاتم الرسلؐ ٹھہرے
اُس کے سر پر خدا کا سایہ ہے
رحمت حق کارہ اُدھر ہو جائے
رحمت حق کا رخ ہے ان کی طرف
ختم ہے ان پہ شانِ مُحَمَّدؐ
بھیجا ہے خدا بھی ان پر درود

رحمتِ حق شار ہے اُن پر
کیا ارحام طیبہ نے قبول
جلوہِ حق ظہور کرتا تھا
فخر کو نین ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ
نقل ہوتا ہوا وہ نورِ الٰہ
پاک اصلاب میں عبور کیا
ایک سے ایک ہیں اصیل نجیب
خلق میں انتخاب ہیں گویا
نسل حضرت کی پاک ہے امی
سچے موئی کی آب ہو جیسی

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى إِلٰي سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَّاصْحَابِهِ بِعْدَهُ مَا فِي عِلْمِكَ صَلَادَةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللَّهِ ط
پھر بہار آئی ہوئے سامان پھر میلاد کے عرش سے آنے لگے تھے مبارک باکے
غنجے چکے گل کھلے چلنے لگی یاد نیم رنگ لائے چھپے پھر بلبل ناشاد کے
عند لیب قلم محبت والافت رقم اصحاب علم ادب کی تعلیم سے نہایت ادب و تظام سے اور
بہت تکریم سے مزبور ہو کر منقار صداقت آثار آب کوثر سے دھوکر زمزمه سینہ حقیقت ہے۔ یوں
مبشو لا دت با سعادت حضور خاتم دور رسالت نو شاہ شفاعت مالک دوزخ جنت ہے، کوہ نور سرا پا طہوڑہ
سید عرب عجم محبوب رپتِ اکرم صاحب البراق والعلم دافع البناء والنباء والقطط والمرض والآلام شفیق الامر
مالک لوح و قلم نمیخ ابودوالکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ آله واصحابہ وبارک وسلم۔ چوتھی تاریخ ماہ
رجب مکرم و معظم شب جمعہ کو حضرت سیدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پدر بزرگوار سے
 منتقل ہو کر حضور ک والدہ ماجدہ حضرت سیدنا آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا تک آیا۔
اب زمانہ ظہور کا آیا ॥ آمنہ تک خدا نے پہنچا
سجان اللہ کیارات ہے۔ اس رات کی کیبات ہے۔ یہ نورانی و مقدس شب عجب بلند

کو کب تھی اور برکات سے مالا مال اور کرامات سے لباب تھی، موسیٰ عقلمند اُس لیلے لیل کے
محنوں تھے اور زاہد شب زندہ دار اس کے شیدائی و مفتون تھے۔ نور و ضیاء میں اس کا یہ حال تھا کہ
بذریکا مل اس کے رخسار تباہ کا ایک خال تھا۔ قدرو منزالت، عزت و مرتبت میں اس کو تمام
راقوں پر برتری تھی اور زَهْرَةُ هزار جان سے اُس کی مشتری تھی۔ سواد اُس کا اصحاب نظر کیلئے کُلُّ
الجواہر تھا اور انفعاً بیضا کا اُس کی بیاض سے خود ظاہر و باہر تھا۔ اُس کی روشنی کا مزہ اصحاب
دل لوٹت تھے، ماہتاب کے منھ پر ماہتاب چھوتتے تھے۔ ستارے اُس رات کی فزانے جانفزا
سے بے قرار تھے۔ سیارات کا کیا ذکر ہے تو اپت بھی سیار تھے۔

شب دیبا چہ صبح سعادت	ز دوہنائے روز افریوں زیادت
ز قدرِ انشا نے لیتاً القدر	ز نور او براتے لیتاً البذر
سوادِ طرہ اش خجلت وہ حور	بیاض غرۂ آش نُورِ علی انور

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَیْنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلَى إِلٰي سَيِّدِنَا وَمَوْلَیْنَا مُحَمَّدٍ وَّ اصْحَابِهِ
بِعَدَدِ أَسْمَائِكَ الْحُسْنَى لَا تَعْدُدُ وَ لَا تُحْصَى ط

راوی کا یہ بیان ہے، ایمان والوں کی عیاں ہے کہ جس رات حضرت سیدنا آمنہ حاتون رضی اللہ
تعالیٰ عنہا اُس نور مقدس و مکرم و معظم کی امانت دار ہوئیں لئے عورتیں حسرت ویاں سے نا امید و بے آس
ہو کر گئیں۔ ایسا انھیں رشک ہوا کہ دنیا سے گزر گئیں۔ اُس نورانی رات کو ملائکہ آسمانی نے غلغله شادمانی
ز میں پہنچایا اور زمین والوں نے طنطنه گامرانی سا کنین اسماں کو سُنایا۔ حضرت سیدنا جبریل علیہ
السلام نے علم بزیر امام کعبہ پر گاڑا اور نہ خداوت کو تختہ ہستی سے اکھاڑا بہشت بریں کے دروازے کھل
گئے۔ اور غلامانِ مشینیہ تباہ کر بستہ ہو کر جنت کی آرائش زیبائش کیلئے تل گئے، تمام عالم انوار اقدس
سے معمور ہوا۔ شیشہ دل شیخ نجی ابلیس ملعون سنگ الہم سے چکنا چور ہوا۔ روئے زمین کے بہت
سرگاؤں ہوئے۔ ساجد بسجد پیچوں ہوئے۔ قریش کے جانور صلی علی اصل علی بولنے لگے۔ زبان خوش
الجان نعت سید الالٰفِ الجان، سیاح لامکان، سلطانِ مرسلاں، شہنشاہِ دوجہان، شفیع عاصیان، شافع
ندبان، مختارین آن، مالک زمین و آسمان، سرو پیغمبران، باعث تخلیق کون و مکان، عالم علوم مایکون
و ما کان میں کھونے لگے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ واصحابہ جمعین و بارک وسلم۔

مغرب کے وُوش وُٹیور نے مشرق کے چندو پرندو کو مردہ سُنا یا کہ آج ماہتاب فلک رسالت آفتاب آسمان نبوت مہر بر ج سعادت نیز ہدایت بُر ج حمل آمنہ میں آیا۔ نزدیک ہے زمانہ خیرالبشر، شافعِ مُحشَر، ساقی کوثر مالک بُحر بُر، صاحبِ خشک و ترسوروں کے سور، رہبروں کے رہبر، محبوب ربِ اکبر کے ظہور فرمانے کا صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ جمعین وبارک وسلم

لغہ سرا ہیں گلشن والے
آئیں بہاریں برسے جھائے
دل کو پڑے ہیں جان کے لالے
شاہدِ گل کا جوبن اُمدا
خوب چڑھے ہیں ندی نالے
ابر بہاری جم کر بر سا
آئے بادل کالے کالے
کوئل اپنی کوک میں بولی
قہر میں اُٹھتے جوبن والے
حسین شباب ہے لالہ و گل پر
شمغ و لکن ہیں سرزو اور تھالے
پھیلی ہیں گلشن میں ضیائیں
بلبل مضطرب دل کو سنبھالے
عاشرِ گل سے پردہ اُٹھا
شوہق روایت دیکھے بھالے
جو ش طبیعت رو کے تھامے
ہوش سے باہر ہیں مت والے
سن کے بہار کی آمد آمد
پیارے پیارے بھولے بھالے
بوٹے گلرو یاں کمسن
پودھے پودھے تھالے تھالے
فیض ابر بہاری پہنچا
سب رنگین طبیعت والے
جمع ہیں عقد عروس گل میں
بزم میں سرخ و سبز دوشا لے
بانٹتی ہے نیرنگی موسم
پھول نے ہار گلوں میں ڈالے
نکہت آئی عطر لگانے
بادل پانی دینے والے
پکھے جھلنے والی نسیمیں
سہرا مبارک ہو ہر یا لے
گاتے ہیں مل کے عنادل
کس سے سنبھال کون سنبھالے
گل نے کیا کیا دل کو ابھارا
تارِ نظر نے ڈوڑے ڈالے
کیسا موسم پیارا موسم
اس پر نور سحر کے اجا لے

تارےِ رخصت ہونے والے
گھر بھر کر کے خدا کے حوالے
چونکے مسجد جانے والے
ہجر کی شب کے رونے والے
درد انگیز کسی کے نالے
نیند سے چونکے سونے والے
سائل آئے جھوٹی ڈالے
تیرے صدقے اے متوا لے
ہم سے فقیروں کی بھی دعا لے
پیارے کب تک ٹالے با لے
لا اے پینے پلانے والے
جھوم کر آئیں کیف نزا لے
طف سرور سے روح مزہ لے
خوب مزے گرگر کے اٹھا لے
ہاتھ میں اڑ کر آئیں پیا لے
دل کو بڑھائے غم کو گھٹائے
آج تو حوض میں میں نہا لے
گرتے گرتے طف اٹھا لے
بے خود ہیں سب دیکھنے والے
بر سامنہ و کرم کے جھا لے
نیچے نیچے دامن والے
پیارے اپنے در پہ بلا لے
میرے آس بندھانے والے

شمیوں کے چھروں پہ سپیدی
نکے اپنے گھروں سے مسافر
آلی کان میں بانگِ موذن
پہلے کچھ احباب سے مل کر
کوئی کسی سے طالبِ رخصت
خواب ہوئی آنکھوں سے رخصت
ساقی نے نئے خانہ کھولا
خواہش میں سب کی زبان پر
داتا آج پیالا بھردے
خشکی لب سے دم ہے لبوں پر
شقوق کو ہم بھلائیں کہاں تک
گہرا سا اک جام عطا کر
رنگ پہ پھر آ جائیں ترنگیں
لغزش پا کے ہاتھوں مے کش
جب ہوں قائل تیزی مے کے
کہتے اٹھے ہر مند سے بادل
پینا کیا پلا نا کیا
ہاں اے لغزش پا کے شیدا
بادہ و حسن دل کش گلشن
زلف کا صدقہ تشنہ لبوں پر
خاک مری پیمال ہو کب تک
پھرتا ہوں میں مارا مارا
تیرے صدقے تیرے قرباں

و سعث خوان کرم کے تصدق
دو نوں عالم تم نے پالے
تیرے عارض گورے گورے
شم و قمر کے گھر کے اجا لے
اب رطف و غلاف کعبہ
تیرے گیسو کا لے کا لے
سب کے حامی سب کے یاور
جان کی راحت دل کے اجا لے
آفت میں ہے غلام ہندی
تیری دُھائی مدینے والے
اپنے حسین و حسن کے حسن کو
زہر کرب و بلا سے بچا لے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى إِلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَاصْحَّاهِهِ
وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ بَعْدَدَ مَعْلُومٍ مَاتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

سبحان اللہ سبحان اللہ کس شہنشاہ کو نہیں، سلطان دارین کی آمد آمد ہے۔ جس کی ہیبت سے
شیشہ کرو باطل ٹوٹ گیا، اور بخت ابلیس لعین کا چھوٹ گیا، آمد محبوب کا غلغله چا، شیاطین
کے فطور، مکروہ و کادغ غمٹا۔ بت تمام روئے زمین کے الٹ گئے، شیاطین کے تخت پلٹ گئے،
زمین پر سر زبری کی بھار ہوئی، ہر جانب خیر و برکت نمودار ہوئی۔ قریش اس سے پہلے بڑی مصیبت
اور سخت قحط کی شدت میں تھے۔ آپ کی برکت سے نہال ہوئے۔ اور افضل خدا تعالیٰ
سے مالا مال ہوئے۔ درختوں میں پھول و پھل آیا، عرب نے اس سال کا نام سنتہ الفرح
والا بستھا ج ٹھہرایا اور زبان ندرست نے خلوقات معظمه و مکونات مکرمہ کو خلعت خطاب سفراز
فرمایا۔ یوں ممتاز فرمایا:

يَا عَرْشُ تَبَرِّقَ بِالْأَنْوَارِ وَيَا كُرْسِيٌّ
تَدَرَّعَ بِالْأَفْتَحَارِ
يَامِلِئَكَةِ السَّمَاءِ تَمْنَطِقَى وَبِالْعَرْشِ
مُحَفَّى وَيَاسِدَرَةِ الْمُمْتَنَهِي تَبَلِّجَى وَ
وَيَا حُوَرَ الْقُصُورِ اشْرَافِي وَيَا سَمَاوَاتِ
بِصَاحِبِ الْبَيْتَاتِ الْمُعَجَزَاتِ افْتَخَرِي

اے عرش نور کے بر قع پہن لے اور اے
کرسی فخر کی چادریں اور ھلے۔
اے آسمانوں کے فرش توکر باندھ کر عرش کے گرد کھڑے
ہو جاؤ۔ اے سدرۃ المتنبی کھل جلا اور نور انی ہو جا۔
اے جنتی حورو بن سنور کر طیار ہو جاؤ اے
آسمانو صاحب بینات و مجررات کے سبب فخر کرو

بِيَا أَرْضِيْنَ بِصَاحِبِ الْأَوَّلِيْنَ
وَالآخِرِيْنَ ۝

يَا قُبْيَةَ زَمَرَ هَذَا لَبِيْ الْأَعْظَمُ ۝
يَا مَرْوَةَ وَالصَّفَاهَدَا لَبِيْ الْمُصْطَفَى ۝
يَا جَبَلَ حَرَاهَدَا مَوْلُدُ خَيْرِ الْوَرَى ۝
يَا جَبَلَ عَرَفَاتِ هَذَا الْمُنْجَى
مِنَ الْهَلَكَاتِ ۝
يَا جَبَلَ أَبُو قَبِيْسَ هَذَا صَاحِبُ
الْمُسَرَّةِ وَالْكَيْسِ ۝
يَا مَسْجَدَ خَيْفَ قَدْوَافَكَ كَرْمُ ضَيْفِ ۝
يَا أَهْلَ مَنَا قَدْ حَصَلَ لَكُمُ السُّرُورُ
وَالْهِنَا ۝

اے زمیں اولین و آخرین کے مالک کے
سب خوش ہو۔
اے زمزم کے قبیہ ہیں حضور نبی اعظم اے
مرودہ اور صفائی ہیں پسندیدہ نبی۔
اے کوہ حرامیہ ولادت خیر ارسل کی جگہ ہے۔
اے عرفات کے پہاڑ یہ ہیں ہلاکیوں سے
نجات دلانے والے۔
اے ابوتبیس پہاڑ یہ ہیں مالک مسرت
اور خوشی کے۔
لے سجد خیف یقیناً تجھ میں آپنچا معمز زمہان۔
اے حناؤ اول یقیناً تم سب کو حاصل ہو گئی خوشی
اور مبارکبادی۔

آیا بطن آمنہ میں وہ نور
ناف غنچہ میں گل ہوا جا گیر
چاند بیت الشرف میں آٹھہرا
دیکھتی تھیں جو آمنہ خاتون
آنکھ کھولی کرتیں دیکھیں
بطن میں تھا جو نور لاری یہی
رنگ ہر دم نیا بھار جدید
آئے ماہ ربيع کے ایام

الغرض کے طے منازل دور
پہنچا برج حمل میں مہر منیر
سچا موتی صدف میں جا ٹھہرا
کیا لکھو شان قدرت بیچوں
نیندا آئی بشارتیں دیکھیں
دیکھیے کیا کیا کرشمہ غیبی
نیک راتیں تھیں اور دن تھے سعید
نو مہینے گزر چکے جو تمام

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَعْنِينَ الرَّحْمَنَ الرَّحِيمَ
وَالْحَكَمَ وَعَلَى أَهْلِ الْكَرَامَ وَابْنِهِ الْكَرِيمَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط
سب مہینوں میں برتر و افضل۔ ما مبارک ربيع الاول کا مبارک اک مقدس مہینہ، رحمت کا

خزینہ انور کا گنجینہ ہے۔ بارہویں کی برکت والی نورانی رات ہے۔ اور لائق فخر و مبارک ہے۔ بلکہ بہتر از لیلۃ البرات ہے۔ یہ مبارک شب تمام شہوں میں پسندیدہ و منتخب تھی۔ اور تمام لیلائی سے عالی اور بے حد خیر و برکت کا سبب تھی۔ وہ مقدس رات اس درجہ انوار و برکات سے بھری ہوئی کہ وہ مشہور شہر ہوئی اور اس کی بدولت لیلۃ القدر کی عزت و عظمت خیر من الالف شهر۔ ہوئی۔

اس کے سواد کو روشنی سے اس قدر بہرہ کہ اُس کی ہمرنگی سے سیاہیِ دولت کا نام روشنائی ٹھہرایا۔ کور سواد اُس کے سواد سے روشن سواد ہوئے۔ مرض کو رسوادی دور ہوا۔ اور سوادِ عالم اُس کی بیاض کی دولتِ نور و ضیاء سے معمور ہوا۔ وصف اُس کی بیاض کا بیاضوں میں نہ آئے بلکہ دفتروں میں بھی نہ سمائے۔

شہ میلاد حضرت مسیح شہزادے روشن بود کز حرم تابع دے شام منور گردید
حرم و شام چہ کز مشرق و مغرب نورش
همہ را گشت چھپ و همه چادر گردید

عائشتو و زد کروصل علی آج کی رات
زیب دنیا ہوئے وہ شاہ بدلی آج کی رات
پھیلی عالم میں محمد کی خیا آج کی رات
مانگ لو مانگنا ہو جس کو دعا آج کی رات
نار فارس کی بچھی نور الہی چکا
خشک سواو ہے سماو میں ہے دریا جاری
اس لئے نصب کیا سبز عسلم کعبہ پر
اہل توحید سے تکبیر کا وہ شور اٹھا
ز نزلہ آگیا شق ہو گیا قصر کسری
شعشع توحید سے روشن ہوا سارا عالم
سر غنوں ہو گئے بت روئے زمیں کے سارے

سر افالاک نمیده ہے زمیں کے آگے
آسمان ہوتا ہے قرباں یہ زمیں سے کھکر
جانور دیتے ہیں آپس میں مبارک بادی
گل گھولہ ہے مہک جائینگے دونوں عالم
غلق پر برسیں گے اب خوب کرم کے جھالے
آرے ہیں دراقدس پر مرادیں لینے
کسی بیکس کی زبان پر یہ صدائے پیغم
اپنے محبوب کی اللہ نے امت میں کیا
اے جیلِ رضوی و صف نبی کرا تنا
کر رضامند ہوا حمر کی رضا آج کی رات

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى إِلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاصْحَابِ
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعْدِهِ كُلِّ ذَرَّةٍ هَامَّةٌ الْفَ الْفَ مَرَّةٌ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

اس وقت حضیر کا ستارہ اونچ پر چکا۔ کوکب ارض، بہت بلندی پر مدد کا زمین کا اتابولی
بالا ہوا کہ اس کا رتبہ عالم بالا سے بھی دو بالا ہوا۔ اس جو ہر علوی نے جو عالم سفلی کو ممتاز و سرفراز کیا،
فرش نے عرش پر طرح طرح کاناڑ کیا۔ اور خاک نے فلک الافاک تک دامن فخر دراز کیا اور زمین نے
باوصاف فروتی آسمان پر چشمک زنی کا آغاز کیا۔ جہاں اس میلاد سید الایسا دا فضل العباد سے فرحت
آباد ہوا اور تمام عالم ایجاد حد سے زیادہ خرم و شاد ہوا۔ اس مُردِہ فرحت آثار رشک بہار سے باغ
باغ ہوا۔ اور ہر تجھنہاں ہوا اور لا کہ کو داغ سے فراغ اور سر اپالال ہوا۔ خوشی سے پھول پھولے نہ
سماتے تھے، غنچہ نہایت شگفتگی سے کھلکھلاتے تھے۔ سنبل و نرگس کی طبیعت اس درجہ شادمانی کی
طرف مائل ہوئی کہ اس کی پریشانی اور اس کی حیرانی زائل ہوئی۔ گلباً نگ مسرت کا یہ غلغله
آشکار ہوا کہ سبزہ خوبی بدید ہوا، زمزمه نشاط کا گلزار میں ایسا روز بازار ہوا کہ ہزار نالہ زار سے
بیزار ہوا اور ہزار جان سے نغمہ سخ و ترانہ گزار ہوا، ہر طبیعت سُست چست ہوئی، حدیہ کہ نرگس
بیمار تند درست ہوئی تیری نے دُور تیری فراموش کیا۔ اور فاختتہ نے مطلوب دلی پا کر صدائے کوکو سے

لب خاموش کیا۔ بلب گویا دلوب تھی کہ تراث فرحت و مسرت سے لبالب تھی۔ بھلا جو مولود مسعود اپنے آبائے کرام و اُمہات عظام علیٰ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ الْعَالَمِ بلکہ کائنات اور ساری مخلوقات اور ہر موجود و تمام ممکنات کی علیٰ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ الْعَالَمِ کی مسرت و انبساط فرحت نشاط کی کہاں بھلا تقریر و تحریر میں سمائی ہو۔ جس کے لئے فَلَيَفْرُّ حُوا ہو خَيْرٌ مِمَّا يَجِدُ مَعْوُنٌ ۝ حکم خدائی ہوا اور ہر ایمان والی کو اترنا اس کا حکم ادائی ہوا اور اس کے بیان میں کسی شخص سے کیا مجال بخون آ رائی ہوا اور کیا ممکن کسی سے کہ اس کے وصف میں طبع آزمائی ہو۔ ایک کیفیت سرو ساری خدائی میں ساری تھی۔ اور نوید فرحت و مسرت جاوید سب کی زبانوں پر جاری تھی۔

کیا عشقِ مُتَّقِیٰ میں تُکَلِّی کھائے ہوئے ہیں
کیا شادیِ میلاد سے پٹخائے ہوئے ہیں
ہم مردک جشم پارتائے ہوئے ہیں
محبوب خدا کا جو لقب پائے ہوئے ہیں
ہم دیکھنے انوار ترے آئے ہوئے ہیں
ہم سخت شب بھر سے کھبرائے ہوئے ہیں
ہر نگ میں نگل پناہوں لائے ہوئے ہیں
جو مقصود عالم کی خبر پائے ہوئے ہیں
دفتر میں تے نام جو لکھوائے ہوئے ہیں
ناصر پڑھوآب جھوم کے اک اور غزل تم
سننے کیلئے سرور دیں آئے ہوئے ہیں

تعظیم کو جزیریل آئیں آئے ہوئے ہیں
شادی سے سماتے ہیں دامان نگہ میں
کیا لاں میں تصور میں وہ جنت کی ہواؤ کو
گلزار میں کیا آمدِ محبوبِ خُدا ہے

رنگ اور ہی کچھ حضرتِ دل تم کو دکھاتے
کیسیکی قسم خال کے سودا کی قسم ہے
اس بزم مقدس میں مری آنکھ سے دیکھو
للہ ہمیں شریعتِ دیدار پلا دو
جلدی سے خدار اور مقصود سے بھردے
داتا نظر لطف سے ہوا یک اشارہ
ناصرِ چلو طیبہ کوہیں ہند سے جلدی
وہ دستِ کرم سنتے ہیں پھیلائے ہوئے ہیں

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى إِلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاصْحَابِ
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعْدَهُ مَعْلُومٌ مَا تَكَوَّنَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

عزیزان گرامی! اُس مبارک رات، ہتر از شب برات میں عالم میں عجیب آرائش اور زالی
زیبائش تھی۔ اُسی حال سعادت مآل میں صبح کا سپیدہ پیدا ہوا۔ اور صبح کی صبحات اور نورانی رات
کی ملاحت سے عجیب اطف و مژوہ رہو یہاں پیدا ہوا۔ سبحان اللہ سبحان اللہ وہ صبح نوری کا آغاز ستاروں
کے رنگ کی پرواز، مرغ سحر کی دلکش آواز، نیم سحری کا ہتراز، ابوابِ رحمت الہی باز، غنی و مقتدر کار
ساز کے ساتھ عابدوں خدا پرستوں کے راز و نیاز زابدوں کا کمال حضور قلب شغل نماز، اور بڑے
خشوוע خضوع سے رکوع طویل اور تجدود راز اور ایک جانب گلِ طنائِ شریعت نماز اور اس کے پہلو
میں بلکل شیلہ مخوبیاً، کہیں رنگ شہلا کر شہزاد ساز اللہ سے ہمراز، ایک طرف سر فراز اور اس پر فاختہ
اپنی کو کو سے دمساز، ایک سمت شمشادِ خوش انداز اور اس پر قمری کا نالہ پُسوز و گلداز۔ وہ ستاروں کی
حضرت سحری نگاہیں، عابدوں کی پُر اثر آہیں اور دعاوں کی لکھی ہوئی سیدھی راہیں، تفاصی الحجاجات
جل جلالہ سے محبوب کے صدقہ میں مانگیں جو چاہیں اور پیارے محبوب کے صدقے پائیں۔

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا

باغ طیبہ میں سہانا پھول پھولانور کا

بارہ بُرجوں سے جھکا اک اک ستارہ نور کا

میں گدا تو بادشاہ بھروسے پیالہ نور کا

تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہر انور کا

تیسے ہی جانب سے پاچوں وقت سجدہ نور کا

تاج والے دیکھ کر تیر اعمامہ نور کا

میں سے کسی درجہ ترا ہے وہ پتلا نور کا

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹلٹرا نور کا

تیری نسل پاک میں ہے پچہ بچہ نور کا

کیا بنا نام خدا آسماء کا دواہنا نور کا

بزم وحدت میں مرہ ہو گا دوابالانور کا

وصفِ رُخ میں گلتی ہیں جوں ترانہ نور کا

جو گذاد کیھو لئے جاتا ہے توڑا نور کا

بھیک لے سر کار سے لا جلد کا سے نور کا

دیکھاں کے ہوتے نازیبا ہے دعوی نور کا

یاں بھی داغ سجدہ طیبہ ہے تمغا نور کا

وضلع واضع میں تری صوت ہے معجمی نور کا

آنیاء اجڑا ہیں توپاں لکھن ہے جملہ نور کا

یہ جوہ رومہ پہ ہے اطلاع آتا نور کا

آ رہا ہے آدمی بن کر فرشتہ نور کا

اے رضا یا آہم نوری کافیش نوڑ ہے

ہو گئی میری غزال بڑھ کر قصیدہ نور کا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَقْدِنَ الْجُودِ وَالْكَرَمِ طَصَاحِبِ التَّاجِ

وَالْمَعْرَاجِ وَالْبُرُاقِ وَالْعَلَمِ طَدَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْأَلَمِ طَ

وَعَلَى إِلَهِ الْكِرَامِ وَابْنِهِ الْكَرِيمِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ طَ

سبحان اللہ سبحان اللہ صَحْ تابان و درخشاں جس پر صحیح عید نثار فربان وہ صحیح نوری کی نوبت کا کڑکنا، چاندنی کا چھپکنا، ڈالیوں کا لچکنا، گلیوں کا چٹکنا، پھولوں کا مہکنا، عنذر لیباں خوش نوا کا چھپکنا، سبزہ کا لہکنا، شتم کا پکنا اور حسن کا چھپکنا اور طاریوں کے دل دھڑکنا، پھول کی پنکھڑی میں کانٹے کا انکنا اور بلبل شیداے گل کے دل میں کھٹکنا، گلنار کا دل دمکنا، لائے کا چمکنا اور زرگس شیدا کا کبھی تکنا اور کبھی آنکھ چھپکنا، میووں کا شاخوں میں انکنا اور شاخوں کا بابر اثما سے سرز میں پر پنکنا اور نہڑوں کا جوش و خروش میں چھملکنا اور پانی کا جھملکنا۔

خلاصہ یہ کہ اسی طرح ہر سمت و ہر جانب قدرت قادر مُطلق کے عجائب عجائب جلوے آشکار تھے اور حکمت حکیم علی الاطلاق کے طرح طرح کے کرشمے عالم میں ہر طرف نہ مودار تھے۔ ارضی و سماوی، فُدویٰ و سُبُویٰ صانع مخلوقات موجود مخلوقات مُکون کائنات جلال اللہ کے حیران تھے اور گویا یہ اشعار بَيْرُثُمْ وَالْخَانِ وَرَدَرَبَانِ تھے۔

مراڈ بُلْبُل بیت ساب آئی
مبادر کبادیاں ہیں بُلْبُلوں میں
یہ سوئن کس کی مُدھٹ کر رہی ہے
انھیں کس پھول کا شوقِ لقا ہے
چپایا شود ہے کیوں بُلْبُلوں نے
یہ کیسا حکم ہے رضواں کو آیا
نہ ہو جنی سے کچھ نسبت دہن کو
کرد روازِ جنم کے ہو سب بند
یہ کس کے وصف میں لب کھولتے ہیں
یہ کیوں مکہ کی ہے آئینہ بندی
یہ کس کی دید کے سائل ہیں تالے
زمیں پر کیوں خجالت سے گرے ہیں
یہ آمد کون سے سلطان کی ہے

صبا نے کس کی آمد کی سُقائی
مجھی ہیں شادیاں کیسی گلوں میں
یہ زرگس کس کا رستہ دیکھتی ہے
کھلے پڑتے ہیں بُلْبُنچے کیا ہے
نئی پوشک بُدلی ہے گلوں نے
نہیں معلوم یہ ہے ما جرا کیا
بنادے تو چن ہر اک چن کو
ہوا مالک کو یوں حکم خداوند
فتریشی جانور کیوں بولتے ہیں
یہ کیوں کعبے نے پائی ہے بلندی
زمیں کی سمت کیوں مائل ہیں تالے
یہ بُت کس داسطے اوندھے پڑے ہیں
یہ آمد کون سے ذیشان کی ہے

اسی حیرت میں تھے اہل نماشا

کہ ناگہ ہا تف غیبی یہ بولا

<p>عیاں ہونے لگے انوار باری کسی کی جان کو ترپا رہی ہیں چل آتے ہیں کہتے آگے آگے یہی ہیں وہ یہی ہیں وہ یہی ہیں یہی فریادِ رُس ہیں بے بسوں کے یہی بنداً لم کو توڑتے ہیں انھیں کے دیسے ہے سب کا گزارا انھیں پر جان صدقہ کر رہے ہیں یہی دکھ ددھ کھو دیتے ہیں دم میں یہی سنتے ہیں ہر پیکس کی فریاد انھیں ہر آج بارِ دو جہاں ہے چھی ٹھی جہاں میں دھوم ان کی یہی مرہم ہیں غم کے گھانلوں کے کریں خود جو کی روٹی پر قاتعت محض مُصطفاً ہے نام ان کا عیاں ہے جس سے عزیز شفاقت کہ جس کی ہر ادا میں لاکھ تر زین جھکا ہے رحمت باری کا پله مچھ جائیں گے ہم محشر میں جن پر کوئی چپے کوئی محو فنا ہے کوئی ہر گام محو انتبا ہے</p>	<p>وہ اٹھی دیکھ لو گرد سواری نیقوں کی صدائیں آرہی ہیں مودب ہاتھ باندھ آگے آگے فدا جن کے شرف پرسب نبی ہیں یہی ای ہیں سارے بیکسوں کے یہی ٹوٹے دلوں کے جوڑتے ہیں انھیں کی ذات ہے سب کا سہارا انھیں پر دونوں عالم مرپے ہیں انہیں کو یاد سب کرتے ہیں عم میں یہی کرتے ہیں ہر شکل میں امداد انھیں ہر دم خیال عاصیاں ہے کسے قدرت نہیں معلوم ان کی سہارا ہیں یہی ٹوٹے دلوں کے یہی ہیں جو عطا فرمائیں دولت فرزوں رتبہ ہے صبح و شام ان کا مُزَّینَ سرپہ ہے تاج شفاقت بدن میں وہ عبارے نور آگیں کہوں کیا حال نیچے دامنوں کا یہی دامن توپیں لے جان مضطرب سواری میں ہجوم عاشقان ہے کوئی دامن سے پیٹارو رہا ہے</p>
---	---

کوئی کہتا ہے میری جان ہیں یہ
ترقی پر ہے اب آزارِ فرقہ
کوئی کب تک دل مغضوبِ نھالے
شَرَحَمْ يَا نَبِيَ اللَّهِ شَرَحَمْ
زَحْمُوما حِصْرَافَارَغْ ثُثِينَ
بُكْلُن دَلَادِرِي دِلَدَارِگاں را
ند اے جان وول جس پر ہمارا
ہوا جلوہ نما وہ جانِ محفل
جوزیت ہیں زمانے کی وہ آئے
بڑھو سب حرستیں دل کی نکالو
مرا ذمَّہ ہے جو مگوہ پاؤ
نہیں پھرتا ہے سائل ان کا محروم
یہ سبھی دیں گے خالی پا کے امن
بیاں کر آپ سے جو مدد عطا ہو
مرے مالک مرے مختار تم ہو
ملیں تو دودھ جہاں قربان کر دوں
دیا تاجِ شفاقت کریا نے
تمہارے در پر آئے بیٹھے ہیں ہم
پہی تو داروئے در دنہاں ہے
نہیں اب ہند میں اپنا گزرا
اُسی کو حسپہ میں ہو بستر ہمارا
رہے باقی نہ سرت کوئی جی میں
پڑا یوں ہی رہے لاشہ زمیں پر

کوئی کہتا ہے حق کی شان ہیں یہ
یہ کہتا ہے کوئی بیمار فرقہ
ادھر بھی اک نظر اوتا ج والے
زَمَّبُورِنِي بِرَآمد جَانِ عَالِمِ
نَاسِخَرَجْنُشْ لِلْعَالَمِينَ
بِدِهَ دَسْتَتِ زِپَا اُفْتادِ گاں را
بہت نزدِ یک آپنچا وہ پیارا
اُٹھیں تظہیم کو یارانِ محفل
خرچی جن کے آنے کی وہ آئے
فقیر و جھولیاں اپنی سنبھالو
پکڑ لو ان کا دامن بے نواہ
مجھے اقرار کی عادت ہے معلوم
کرو تو سامنے پھیلا کے دامن
حَسَنْ هَانَانَ لَهُ جُومَانَگَنَا ہو
مرے آفت امرے سردار تم ہو
تصدق تم پر اپنی جان کر دوں
تمہیں افضل کیا سبے خدا نے
تمہیں سے لوگاۓ بیٹھے ہیں ہم
تمہارا نام ہم کو حرز جاں ہے
بلا لیجئے مدینے میں خدا را
تمہسرا در ہو اور ہو سر ہمارا
قضاء آئے تو آئے اُس گلی میں
نہ ہو گور و کفن ہم کو میسر

سگان کوہ پہ پُر نور آئیں ॥ مرے پیارے مرے منظور آئیں
 مک مرے پا کے ہوں فراہم ॥ غدا اپنی کریں سب مل کے باہم
 ہمیشہ تم پر رحمت ہو خدا کی
 دعا مقبول ہو مجھ سے گدا کی

صلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأَكْرَمِ وَالْهَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 صَلَاةً وَسَلَامًا عَلَيْكَ يَارَسُولَ اللَّهِ ط

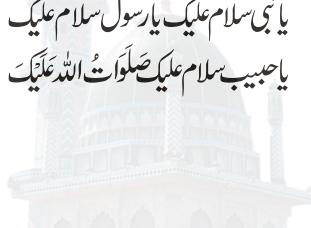
وَلِدَ الْحَبِيبِ وَمِثْلُهِ لَيُولَدُ
 وَلِدَ الْحَبِيبِ مُكَحَّلًا وَمُطَبِّيًّا
 هَذَا الَّذِي حَاجَتْ إِلَيْهِ عَزَالَةٌ
 حِبْرِيلُ نَادَى فِي مُنْصَّةٍ حُسْنِهِ
 فَيَقُولُ يَا عُشَّاقُ هَذَا الْمُصْطَفَى
 إِنْ كَانَ إِبْرَاهِيمُ قَدْ أُعْطِيَ رُشْدَةً
 لَوْكَانُ يُوسُفُ قَدْ أَفَاقَ حَمَالَةً
 قَالَتْ مَلِكَةُ السَّمَا عَبَاسِرِهِمْ
 صَلَوَاتُ اللَّهِ بِكُورَةً وَعَشِيشَةً
 الْفَ الصَّلَاةُ مَعَ السَّلَامِ وَرَبِّيْدُ

یابنی سلام علیک یار رسول سلام علیک
 السلام اے جان عالم
 شاہ دیں سلطان عالم
 یابنی سلام علیک یار رسول سلام علیک
 السلام اے شاہ عالی
 جھوٹی رو جائے نہ خالی
 یابنی سلام علیک یار رسول سلام علیک

یابنی سلام علیک یار رسول سلام علیک
 السلام اے جان عالم
 شاہ دیں سلطان عالم
 یابنی سلام علیک یار رسول سلام علیک
 السلام اے شاہ عالی
 عرض کرتے ہیں سوالی
 یابنی سلام علیک یار رسول سلام علیک

اس مکاں کے تم میں ہو اور سہانے بھی تمہیں ہو یا حبیب سلام علیک صَلَواتُ اللّٰہُ عَلَيْکَ کون تم ساد و سرا ہے تو شہ ہر دوسرا ہے یا حبیب سلام علیک صَلَواتُ اللّٰہُ عَلَيْکَ باطن و ظاہر تمہیں ہو ثانی رکھتے ہی نہیں ہو یا حبیب سلام علیک صَلَواتُ اللّٰہُ عَلَيْکَ خلق کے مشکل کشا ہو جو کمول اس سے سوا ہو یا حبیب سلام علیک صَلَواتُ اللّٰہُ عَلَيْکَ کیوں کم محبوب خدا ہو ہاں جواب اس کا عطا ہو یا حبیب سلام علیک صَلَواتُ اللّٰہُ عَلَيْکَ دُور ہوں غم کی گھٹائیں وجود میں ہم یوں شنا ایں یا حبیب سلام علیک صَلَواتُ اللّٰہُ عَلَيْکَ جب کہیں نہ ہو ٹھکانا ہر مصیبت سے بچانا یا حبیب سلام علیک صَلَواتُ اللّٰہُ عَلَيْکَ کلمہ طیب سکھانا ہم کو ایماں پاؤ ٹھانا	دل میں تم مندشیں ہو میں مرؤ تو وہ زمیں ہو یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک تم پہ اکرام خدا ہے تیرا طالب بھی خدا ہے یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک آول و آخر تمہیں ہو دین کے ماہر تمہیں ہو یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک نوح کے تم نا خدا ہو سب کے تم حاجت رواہ ہو یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک بخش دو جو چیز چا ہو اب توباب جود وَا ہو یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک بخش دو میری خطائیں بھیج دوا پنی عطا ایں یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک حشر میں تم بخشوana اپنے دامن میں چھپانا یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک جان کئی کے وقت آنا چہرہ آنور دکھانا
--	---

یا حبیب سلام علیک صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْکَ
ہیں سیئہ عضیاں کے دفتر
چشم و دل کر دے منور
یا حبیب سلام علیک صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَیْکَ
ہیں یہاں جو ایں سُشت
بانیِ محفل پہ برکت
یا حبیب سلام علیک صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَیْکَ
ہو کرمِ مُجْبُوب دا وز
فتح اور نصرت دیا کر
یا حبیب سلام علیک صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَیْکَ
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
اے شفیع روزِ محشر
غوث کا صدقہ کرم کر
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
اے شہنشاہ رسالت
دانما سب پر ہورحمت
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
ہو کرمِ مُجْبُوب دا وز
عمر میں برکت عطا کر
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَیْکَ



لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بَرِّ سُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ سُبْحَانَ اللَّهِ
 شَاهِ هُنْكَلْ قَبْيَ اللَّهِ ||
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا بَرِّ سُولِ اللَّهِ
 آپنچے وہ رَسُولُ اللَّهِ
 خَلْقِ رَبِّنَا
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ||
 دِيكھتے کیا ہو اہل صفا
 یعنی ہو چک وہ جلوہ نما
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 خَلْقَ کَرَهِ آپنچے
 شَافِعِ مَحْشَرِ آپنچے
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 شورش پر ہے عشق کا شور
 یوتی ہے شاخوں پر چکور
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 ٹھنڈی ہوا میں چلتی ہیں
 حسرتیں دل کی نکلتی ہیں
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 آتی ہے گردوں سے یہ صدا
 سُستے ہیں شاہِ ہر دُوسرا
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 ساقی کوثر بَهِرْ غُدَا
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 اُٹھے پر وہ حُبِّ دائی کا
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

www.Abulfazl.in

<p>ہم کو ملے فردوں میں جا آپ کی اب محبوب خدا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمْتَأْبِرُ سُوْلَ اللَّهِ</p> <p>ہاتھ میں آپ کا دامن ہو گلشن جنتِ مُسکن ہو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمْتَأْبِرُ سُوْلَ اللَّهِ</p> <p>ہم بھی سب ہمراہ چلیں ہاتھ سے آپ کے جام پیش لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمْتَأْبِرُ سُوْلَ اللَّهِ</p> <p>سب کی توبہ لاتا ہے مراد رکھیو تا یومِ المیعاد لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمْتَأْبِرُ سُوْلَ اللَّهِ</p> <p>اور مرے احباب کو بھی اہل و فائز بابت کو بھی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمْتَأْبِرُ سُوْلَ اللَّهِ</p> <p>اُس پر حمت نازل ہو برکت وعزت داخل ہو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمْتَأْبِرُ سُوْلَ اللَّهِ</p> <p>عبد القادِر ناظر ہو سرپر نظم امام و صابر ہو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمْتَأْبِرُ سُوْلَ اللَّهِ</p> <p>صدقة ذاتِ محمدؐ کا مرثیہ اہل مستقیم کا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمْتَأْبِرُ سُوْلَ اللَّهِ</p>	<p>جسم سے جب جان جدا لوٹیں ہم فُریبٰت کا مزا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ</p> <p>جب ہنگام ربوون ہو واوی این مدن ہو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ</p> <p>جنت کی جب تیر کریں حوالہ کوثر پر پہنچیں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ</p> <p>ربِ دو عالم ربِ عباد میرے اہل و عیالِ کوشاد لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ</p> <p>بخش کے ماں باپ کو بھی اہل سُنّنِ اصحاب کو بھی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ</p> <p>جو اس بزم میں شامل ہو حس حب پر محفوظ ہو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ</p> <p>قلب میں یہ حاضر ہو خواجہ مُعین و ناصر ہو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ</p> <p>ذاؤ کل اے ربِ عسلی جاری ہے تاریخ حبذا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ</p>
--	--

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

ذِكْرِ شَهَ سَعْيَ فِي كُفْرٍ مُّلَىءٍ بِأَغْرِيَتِهِ بِأَغْرِيَتِهِ بِأَغْرِيَتِهِ بِأَغْرِيَتِهِ

سُنْنَتِهِ بِأَغْرِيَتِهِ بِأَغْرِيَتِهِ بِأَغْرِيَتِهِ بِأَغْرِيَتِهِ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

آنکھوں میں سرور آگیا دیدار سے ان کے

روشن ہوئے دل جلوہ رخسار سے ان کے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَلِي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسِّلِّمْ

لے مرے شاہ باوقار سلام

اے مہ اونج اقتدار سلام

لے دو عالم کے شہر یار سلام

لے غریبوں کے نگمکسا سلام

آپ کے نام پر ہزاروں درود

آپ پر بھیتبا ہے رحمت

ہے یہ کافی نجات امت کو

سننے ہیں خود حضور وردیں

جس قدر ہو سکے مسلمانو!

بُجھ کے اک دل پیغز کرتے ہیں

منہج چنچوں کا ہے کھلاشاید

چاند منہج چے حساب درود

آپ ہیل شاہ کیونہ عرض کریں

ہم نے محبوب ایسا پیا ہے

ہو کے حاضر حضور اقدس میں

عرض کر بسیدل نزار سلام

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَلِّ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَاصْحَابِهِ
بِعَدَدِ مَعْلُومَاتِكَ وَبَارَكْ وَسَلِّمْ ط

دُورِكَعْبَسِ لَوْثُبُتَانِ ہو گیا

لامکاں لامکاں لامکاں ہو گیا

امتنان امتنان امتنان ہو گیا

گُلْستانِ مجع بُلبُل آں ہو گیا

شمعدال شمعدال شمعدال ہو گیا

سَاسَرَبَانِ سَاسَرَبَانِ سَاسَرَبَانِ ہو گیا

بے نشاں بے نشاں بے نشاں ہو گیا

یہ گیا وہ گیا وہ نہ ساں ہو گیا

مہرباں مہرباں مہرباں ہو گیا

آشیاں آشیاں آشیاں ہو گیا

تفتے جاں تفتے جاں تفتے جاں ہو گیا

اسم ل اسم ل اسم ل ہو گیا

فُکْتَةَ دَال فُكْتَةَ دَال فُكْتَةَ دَال ہو گیا

دل تپان دل تپان دل تپان ہو گیا

گُلْخَشَانِ گُلْخَشَانِ گُلْخَشَانِ ہو گیا

جَبْ كَهْ پَيَادَشَهْ اِنْس وَجاْهْ ہو گیا

دَلْ مَكَانْ شَهْ عَرَشَيَاْ ہو گیا

سَرْفَلَهْ رَهْ حَبَانْ حَبَانْ ہو گیا

اُنْ كَهْ جَلَوْ كَاجَس دَم بَيَاْ ہو گیا

هَرْ تَارَهْ شَبْ مَوْلَيدْ مُضْطَفَهْ

چَرْخْ گَرْدُولْ تَرْهَ رَوْضَهْ پَاكَ كَا

جَسْ كَوانْ كَهْ مَكَانْ كَاْپَيَهْ لَگَيَا

قَهْ بَرَاقَنْ بَيَاهْ نُورَنْظَرَهْ

حَنْ شَفَاعَتْ تَيَرِي كَنْهَگَارَوَلْ پَرْ

گُلْشِنْ طَيَّبَهْ مِيلْ طَائِرَسَدَرَهْ كَا

يَانِيْ لَوْخَبْ آتَشَغَمْ سَيَمْ

گَزْرَهْ حَرْكَوْسَهْ شَاهَگَرَوَلْ جَنَابَهْ

عَشْقَ آمَرَوَهْ مِيلْ مِيلْ رَمْزَقَوَسَيَنْ كَا

كَسْ كَهْ رَوَهَهْ مَثُورَكَيْ يَاْدَآَگَيَهْ

طُولِيْ سَدَرَهْ مَدْحَرْخَ پَاكَ مِينْ

طُولِيْ أَصْفَهَانْ سُنْ كَلامَ رَفَتَ

بَے زَبَانْ بَے زَبَانْ بَے زَبَانْ ہو گیا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَلِّ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَاصْحَابِهِ
بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مائَةَ الْأَلْفَ مَرَّةٍ وَبَارَكْ وَسَلِّمْ ط

حضرت سیدنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، سراپا حق وہدایت ہے کہ بعد ولادت

حضور و رکانات مُفْتَحَ مُوجُودات، افضل تخلیق مکونات، ما لک ارض و سموات علیہ و علی

اگر افضل السلام و اکمل الصلوات ایک ابر سفید آسمان سے عیاں ہو اور حضور سر کار برتر کا در دعالم محبوب محترم رسول معظم خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو اپنی آغوش میں لے کر رواں ہو اور دم کے دم میں نظر وہی سے نہیاں ہو۔ پھر مجھے بھر میں وہ ابر نور جمال محمدی سے چمکتا، مانند نیستا بان کے دمکٹ نظر آیا۔ میں نے حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ایک سبز پرپڑے میں لپٹا ہوا پایا۔ اور اسی قیل عرصہ مفارقت میں منادی ندا کرتا تھا کہ حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو عالم کے چاروں طرف لے جاؤ اور اکناف و اقطار دنیا میں گشت کراؤ اور تمام جنگ انس اور ملائکہ نبم قدس کو ان کا جمال جہاں آ را اور جلوہ دل آ را کھاؤ تا کہ سب پہچانیں اور خوب جانیں کہ جو کمالات اور انیاء علیہم السلام الشناہ کو جدا جد اعتمادیت ہوئے وہ سب کے سب حضور سید المرسل، ہادی سبل، مختارِ کل، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو پہلے ہی سے مرحمت ہوئے۔

خلافتِ آدم — شکرِ نوح — خلعتِ ابراہیم — لسانِ سمعیل — بُشْرَیَّہ یعقوب
صَوْتِ داؤد — ملک سینمان — حکمتِ لقمان — حُسْنُ یوسف — کلامِ مُوسَی
صَرِیْحُ الْبُوْب — زُہْدِیَّہ — عبادتِ یُونس — کرمِ عیسیٰ عطا کیا — علیٰ شینا و علیہم
الصلة و السلام و علیٰ آلہ واصحابہ جمعین۔

اور ان کے سوا — ولایتِ محبوبیتِ مظلوم — رویتِ حق — علم و سنج و عظَم
عِرْفَانِ آتَم — اور جو کچھ صوری و معنوی کمالات تھے خاصَّةً لائق ذات بارکات، صاحب
امْجَدَات والپیشات، سیئُ اکا نیات، سب تخلیق مکنونات، مُفْخَّمِ موجودات، مالک ارض و سموات تھے
سب عطا فرمائے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ جمعین وبارک وسلم۔ غرض کہ ظاہری و باطنی
کوئی کمال ذات والا صفات مجموع کمالات مکنی سے باقی نہ رہا جو آپ کو حاصل نہ ہوا۔
وہ کمال حسن حضور ہے کہ گماں نقش جہاں نہیں

یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

دو جہاں کی بہتریاں نہیں کہ آمانی دل و جان نہیں

کہو کیا ہے وہ جو یہاں نہیں مگر اک نہیں کہ وہ ہاں نہیں

میں نثارتیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زبان نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں
بُجُدِ رَأْخَذَ اکاہی ہے در نہیں اور کوئی مفتر مقصر
جو وہاں سے ہوئیں آکے ہو جو بیاں نہیں تو وہاں نہیں
کرے مُصطفیٰ کی راہستین کھلے بنداوس پچ یہ جڑائیں
کہ میں کیا نہیں ہوں مجھ تی اکے ہاں نہیں اے ہاں نہیں
ترے آگے یوں ہیں قبے پچے فتح عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں نباں نہیں نہیں بلکہ اسم میں جان نہیں
وہ شرف کقطع ہیں نشیش وہ کرم کہ سب سے قریب ہیں
کوئی کہہ دویاں و امید سے وہ کہیں نہیں وہ کہاں نہیں
یہ نہیں کہ خلد نہ ہو نکو وہ نکوئی کی بھی ہے آبرو
مگر اے مدینہ کی آرزو جسے چاہے تو وہ سماں نہیں
ہے انھیں کے نور سے سب عیاں ہے انھیں کے نور میں سب بہاں
بنے صح تابش مہر سے رہے پیش مہر یہ جان نہیں
وہی اُوحِیٰ فُتُحِ ظلِّ رب ہے انہیں سب کے انہیں کا سب
نہیں ان کی ملک میں آسمان کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں
وہی لامکال کے مکیں ہوئے سر عرش تخت نشیں ہوئے
یہ بی ہیں جس کے ہیئت مکاں وہ خدا ہے جو کل مکاں نہیں
سر عرش پر ہے تری گزر دل فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پر عیاں نہیں
کروں تیرے نام پر جاں فدائے ایک جاں جہاں ندا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروں جہاں نہیں
ترافق دتواند دہر ہے کوئی مثل ہو تو مرشد دے

نہیں گل کے پول میڈا لیاں کہ چمن میں سرروپ چماں نہیں

نہیں جس کے رنگ کا دوسرا نہ تو ہو کوئی نہ کوئی ہوا
کہواں کو مل کر بے کیا بی کے گلوں کا ڈھیر کہاں نہیں

کروں مذح اہل دوں رضاپرے اس بلا میں مری بلا

میں گدا ہوں ابینے کریم کا مراد دین یا رہنا نہیں

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَعْدِنَ الْجُودِ وَالْكَرَمِ مَنْبِعِ الْعِلْمِ

وَالْحِكْمٍ وَعَلٰى إِلٰهِ الْكَرَامِ وَابْنِهِ الْكَرِيمِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

سبحان اللہ سبحان اللہ عزیزو! اس مبارک روز، جاں افروز، شیطان سوز کی عجیب شان

تھی۔ جس پر عید کی فرحت مرتبت بھی صدقے اور قربان تھی۔ بلکہ خود عید اُس پر شمار اور قربان تھی۔ اور عالم کا ذرہ ذرہ، قطرہ قطرہ، پتا پتا غرض کہ ہر ایک اس ولادت با سعادت، سرپا کرامت مرتبت سے قرآن انشا ط تازہ و انسا ط لے اندازہ ہوا۔

عشر و فش جن ملک زمین فلک سماک سمک لطف نهاد جمال فسجار

اشکار و احصار — برگ فار — گل و امثال — بلبوہ سر — دماؤں کی اہمیت — معنی مارتی ہوئی

نہیں۔ مصائب و نجوم معلوم غیر معلوم چک دمک والے ستارے اور سبع سماںے۔

آفتاب ماهیت از ماران سحاب بر قوش های بجهنم و احباب زمان مکان انسان

حیوان حضیض اون گرداز مون سفیدساه مایه ماه شمش و قمر نجم و آخر

— خشک و تر — دلوار و در — شجر و ججر — سگ نمادر — سرد و گرم — سخت زم — نقوش عقول —

فرع و اصول = لوح قلم = کرسی عرش عظم = ظلمت نور = غلام حور = نگمه

خلدِ جنت کے قصوں سلسلیاں کوثر مقولات عشر عرضِ جوہر صدفِ گوہر

ارض سما کرسی عرش معالی مخلوقة ارضی سماوی جباو دریائی سفنی علوی شرشری و شرمی

غرض کہ تمام موجودات اور کل مخلوقات تراثہ سرور سے ترقیٰ و رزق ہی کے ہے

سخاں رحمت ماری سے بارہوں تاریخ ॥ کرم کا چشمہ حاری سے مارہوں تاریخ

ہمیں قوچان سے پیاری سے بارہوں تاریخ

بہارِ فصل بہاری ہے بارہویں تاریخ
اٹھی جو گرد سواری ہے بارہویں تاریخ
خوشی دلوں وہ طاری ہے بارہویں تاریخ
زمین خلد کی کیاری ہے بارہویں تاریخ
ہمیشہ اب تری باری ہے بارہویں تاریخ
عجیب چشمہ جاری ہے بارہویں تاریخ
خدانِ نجابتے ائمہ رضا ہے بارہویں تاریخ
کہ اپنی روح میں ساری ہے بارہویں تاریخ
ہزار عید سے بھاری ہے بارہویں تاریخ
جل جو تجھے وہ ناری ہے بارہویں تاریخ
نغان و شیون زاری ہے بارہویں تاریخ
ہر اک جگہ اُسے خواری ہے بارہویں تاریخ
کہ عید عید ہماری ہے بارہویں تاریخ

اسی نے موسمِ گل کو کیا ہے موسمِ گل
بی ہے سُرمہ چشم بصیرت و ایمان
ہزار عید ہوں ایک ایک لمحہ پر قربان
فلک پر عرش بریں کا گمان ہوتا ہے
تمام ہو گئی مسیلاً آئندی رکی خوشی
دلوں کے میل دھل گل کھلے سرو رملے
چڑھی ہے اونچ پر تقدیر خاکساروں کی
خدائی فضل سے ایمان میں ہیں ہم اپوے
ولادت شہ دیں ہر خوشی کی باعث ہے
ہمیشہ تو نے غلاموں کے دل کے ٹھنڈے
خوشی ہے اہل سنن میں مرکعِ دوکے بیہاں
حدَّهُرَگِيَاْسُنْيٰ آوازِ زیارتِ رسول اللہ
عدو و لادتِ شیطان کے دن منٹے خوشی

حَسَنٌ وِلَادَتٌ سَرَكَارِ سَهْوَشِن

میمے خدا کو بھی بیاری ہے بارہویں تاریخ

صَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأَقْرَبِ وَالْمَصْلُوَّلُ لِلَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَلَّاتٌ وَسَلَامًا عَلَيْكَ يَارَسُولَ اللَّهِ ط

شیخ محقق علامہ مدقق حضرت مولانا الشاہ محمد عبد الحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جن
کے علم و فضل کی چار دنگ عالم میں دھوم ہے جن کا معتبر و مستند ہونا خاص و عام سب کو معلوم ہے۔
انھیں کی کتاب کامل النصاب ”مدارج النبوت“ میں یہ روایت سراپا ہدایت مرقوم ہے کہ جب
حضرت سیدنا امام الانبیاء والرسل، ہادی سبل، مقترکل، شافع محدث، ساقی کوثر، ماکب، بحربہ، سرور پیغمبر اہل
بادشاہ مرسلان، سیاح لامکاں، رہبر رہبران، ہادی گمراہ، جان کی جان، ایمان کے ایمان
محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مادام القمر ان لم نیر ان نے اپنے قدوم میمنت

لزوم سے اس جہان ظلمت نشان کو منور فرمایا۔ سات روز آپ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور اقدس کو دودھ پلایا۔ پھر یہ عظیم دولت ثوبیہ کو عنایت ہوئی۔ سبحان اللہ وہ بھی مشرف بر رضاعت حضور ثتم رسالت ہوئی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم۔

ثوبیہ جو کنیز ابوالہب تھی۔ ابوالہب کیلئے تخفیف عذاب کا سبب تھی۔ یعنی مژده ولادت حضور سرور النبیاء، حبیب کبریاء، شہنشاہ دوسرا، شفیع روز جزا محبوب خدا، خاتم النبیین، شفیع المذینین، امام الانبیاء والمرسلین، سید الکائنات، فخر موجودات، افضل مخلوقات علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ افضل الصلوات واکمل الاحیات سے ابوالہب کو شاد کیا تھا۔ تو ابوالہب نے بسبب خوشی میلاد شریف ثوبیہ کی آزاد کیا تھا۔

حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوالہب کے مرنے کے بعد اس کو خواب میں دیکھا ہے۔ عذاب میں دیکھا۔ آپ نے اس سے دریافت کیا کہ کیا کیفیت ہے، کسی وقت بھی راحت ہے؟ اس نے جواب دیا کہ کیا کہوں جس عذاب و عقاب میں رہتا ہوں ہر قسم کی ایذ اور سختیاں سہتا ہوں۔ مگر پیر کار و ز راحت اندوڑ، شیطان سوز۔ باعث تخفیف تکلیف ہے۔ یہ سب شرخوشی میلاد شریف ہے۔

عزیز مسلمانو! کس درجہ مسرت کی بات ہے۔ حضور حمۃ اللعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آله وسلم کی ذات بابرکات کیسی وسیلہ نجات ہے کہ ابوالہب سا کافر جس کی مذمت قرآن عظیم سے ظاہر ہے، جس کے حق میں سورہ تبتت یہاں کاناصل ہونا روشن و باہر ہے، جس سے ہر ناظرہ خواہ بھی ماہر ہے۔ بسبب خوشی میلاد با سعادت، سراپا کرامت عذاب میں کی پائے۔ جب پیر شریف کار و ز دل افروز آئے۔

پھر یہ بھی غور کرنا ہے کہ ابوالہب نے حضور نوح جسم، حبیب اکرم، محب عظیم، مولا عظم، رحمت دو عالم مالک لوح و قلم، دافع البلاء والوباء، والقطط والمرض والالم، سلطان العرب والحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آله واصحابہ وبارک وسلم کو حاضر حضرت سیدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کافر زند، حضرت سیدنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دل بند جانا، اپنا بحقیقت جانا۔ اللہ تعالیٰ کا محبوب نہ جانا، اس کا رسول نہ مانا۔ توجہ مسلمان صاحب ایمان حضور سرور دو جہاں سید ولد عدنان، باعث این وآن، سیاح لامکان، عالم مایکون و ما کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آله واصحابہ وسلم مادام الحمدلو ان کو

اللہ تعالیٰ کا محبوب، عالم کا مطلوب، انبیاء و رسول کا مغرب، رحمۃ العلمین، خاتم النبیین، شافع
محشر، ساقی کوثر جان کر خدا کا نبی و رسول پیچان کر، ان کے ارشادات و احکامات کو مان کر، حضور سر اپا
نور کی ولادت کی خوشی منانے گا کیوں نہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت سے حصہ و فرپائے
گا۔ یقین ہے کہ جخشاجائے گا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علی آله واصحابہ وسلم ۷

<p>طریق اہل طریقت ہے محفل میلاد</p> <p>جمال عشوہ کثرت ہے محفل میلاد</p> <p>شکوہ نہب و ملت ہے محفل میلاد</p> <p>نمود حج سعادت ہے محفل میلاد</p> <p>ہے سب کا دین کلفت ہے محفل میلاد</p> <p>کہ دین حق کی حمایت ہے محفل میلاد</p> <p>اخھیں تو میں عبادت ہے محفل میلاد</p> <p>جو کہتا ہے کہ کراہت ہے محفل میلاد</p> <p>ای سے جان کست ہے محفل میلاد</p> <p>اور اہل کعبہ کی عادت ہے محفل میلاد</p> <p>عجیب زیب روایت ہے محفل میلاد</p> <p>وہ کہتے ہیں کس سعادت ہے محفل میلاد</p> <p>کریں میں با شرمت ہے محفل میلاد</p> <p>کہ درگار کی صنعت ہے محفل میلاد</p> <p>کخاص رب کی عنایت ہے محفل میلاد</p> <p>جو صاحب کہتیں ہیں بُعدت ہے محفل میلاد</p> <p>کہ شان جسن سالت ہے محفل میلاد</p> <p>خدا کی آپ سے رحمت ہے محفل میلاد</p> <p>اخھیں کفر کی راحت ہے محفل میلاد</p>	<p>مقام اہل شریعت ہے محفل میلاد</p> <p>ثبوت حق و تحقیقت ہے محفل میلاد</p> <p>ظہور شان کرامت ہے محفل میلاد</p> <p>کہاں ہوائے طبیعت ہے محفل میلاد</p> <p>ہے سب کا قول کست ہے محفل میلاد</p> <p>مری نگاہ سے دیکھے وہاں کہہ اٹھے</p> <p>جو وصف احمد رسول کے ہیں تمنائی</p> <p>بڑھاہے اہل عرب سے بھی کیا ترا تقوی</p> <p>کیا رسول نے ذکر اپنی جب ولادت کا</p> <p>یہ فعل آپ کے صحابہ و تابعین کا ہے</p> <p>محمد شین سب اس فعل کو بجالائے</p> <p>سیوطی کا نہیں کیا قول تم نے دیکھا ہے</p> <p>اب اس کے بعد ہی بھول کر بھی مت کہنا</p> <p>کریں کیوں لے شیدائے جلوہ احمد</p> <p>کمال شوق دلی سے اسے بجا لاؤ</p> <p>نہیں کھوف خدا کچھ ان اہل بدعت کو</p> <p>وہا یوں نہیں تم کو ابھی کچھ اس کی خبر</p> <p>رسویاں کے صدقے کر ان کے صدقے سے</p> <p>جو عاشق شکونیں ہیں دل جاں سے</p>
---	---

وہابی بدعتی تیرا یہ کیا مقولہ ہے
کہ مُصطفیٰ کی اہانت ہے محفل میلاد
تمہیں سُوں سے بیشک دُلی عَداؤث
جو کہتے پھر تے ہو بعدت ہے محفل میلاد
میں ناصر اس کو بحثتا ہوں مصطفیٰ کا عدو
جونہ سے کہتا ہے بعدت ہے محفل میلاد

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَيَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى إِلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَيَا مُحَمَّدٍ وَّاصْحَاحَا
بَعْدَ أَسْمَائِكَ الْحُسْنَى لَا تُتَعَدُّ وَلَا تُحْصَى ط

عزیزان گرامی! یہ محفل مولود مبارک و مسعود محبوب رب و دودو ہے۔ یہاں روحانیوں اور

قدّوسیوں کا درود ہے۔ وقت صلاة وسلام وداع وہنگام ورود ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَيَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى إِلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَيَا مُحَمَّدٍ وَّاصْحَاحَا
سَيِّدِنَا وَمَوْلَيَا مُحَمَّدٍ بَعْدَ مَعْلُومَاتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

اس محفل ذیشان کی کیاشان ہے، جس میں قرآن و حدیث کا تبیان ہے اور حضور سرور انس و جاں، حبیب پیغمبر اہل سنت، شیخ امام کاں، شافع فہریں، شفیع مجرماں، عالم علوم ما یکونی ما کان، مالک میون آسمان، باعث نظیروں آن، سب تخلیق کوئن مکان، سرکار بدقرار، سید ابراہیم، حبیب کردگار، محبوب پروردگار، انبیار و مرسلین علی عبینا و علیہم الصلاحۃ والسلام علی آلہ کے مقدم عظم سردار، شفیع روز شمار، اللہ عز وجل کی دولتوں، نعمتوں کے اُس کی عطا اور اذان سے مالک و مختار، بے کس نواز، بیچاروں کے چارہ ساز، سیدنا و مولینا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل حمیدہ و خصال انص پسندیدہ کا بیان ہے، جس کے لئے فرمان واجب الاذاعان رحیم و رحمن ہے۔ اور وَرَفَعْنَا لَكَ ذَكْرَكَ ارشاد قرآن ہے۔ جو عظمت ذکر مصطفیٰ کا یعنی بُرْہان ہے۔ سبحان اللہ سبحان اللہ۔

یہ وہ محفل ہے جس میں احمد مختار آتے ہیں || ملائک لیکر رحمت کے یہاں انوار آتے ہیں
زیارت کیلئے بن کر ملک زوار آتے ہیں || نبی کو دیکھنے یاں طالب دیدار آتے ہیں
غلامان شہر دیں بزم میں یوں آتے ہیں جیسے
بھکاری بھیک لینے بر تسری دبار آتے ہیں
معاکی کے جو مومن لیکے یاں ٹوپماز آتے ہیں
لئے رحمت کے خوانوں میں ملک انوار آتے ہیں || چلو ہے میزبانی جوش پر سر کار طیبہ کی

نگاہ کو رہا طن قاصرو مجبور ہے لیکن
منافق جانتے ہیں شیرک گر اس نبم اقدس کو
وہابی بلے ادب اس ذکر کی رفتہ کو کیا سمجھے
قیام مخلف مولید سے جلتے ہیں بہت مُنکر
یہ ان کے سبز گنبد پر بجھٹا نور لکھا ہے
اُٹھے گا شور محشر میں گنہ گارونہ گھبراو
خریدیں گے جو رحمت کے عوض آنبار عصیا کے
جو کہتے ہیں مصیبت میں اغْرِیٰ یا رُؤل اللہ
شب تاریک مرقد سے نگہراۓ دل مُضطَر

خُدَاوَنَدَا دَمِ آخِرِيَّهِ عَزِيزِيَّل فَرْمَائَى

جَمِيلِ قَادِرِيٰ هُشَيْرِيٰ حُوسَرِ كَارَآتَے ہیں

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَيَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى إِلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَيَا مُحَمَّدٍ وَاصْحَابِ
سَيِّدِنَا وَمَوْلَيَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْأَوَاعِ الرِّزْقِ وَالْفُتُوحَاتِ

مدح رسول پاک کا، کرتے رہو چرچا سدا، لیکن روایت ہو، بجا، ہوں شعر سب شرعا روا
آداب شان مصطفی، ہو جان اور دل میں بھرا، ایسی مجلس پا صفا، ہیں شرع میں بیٹھ کسن
جب مجلس مولود ہو، اے دل تو حاضر زود ہو، والسر کے بل موجود ہو، راضی تر امعبود ہو
خوش احمد و محمود ہو، طالع تر امسعود ہو، دارین میں میں بہبود ہو، اور کام بگڑے جائیں بن

احسان ہے حق کا بڑا، بھیجا جو ایسا رہنا، کیا شکر ہم لا کیں بجا کیا نذر دیں، ہم بنے نوا
کیا تخفف شکو گدا، کیا چیزیں مکو شہا، کر دیجے اُس شہر فدا، سب مال زراو جان ترن

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَيَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى إِلٰهِ وَاصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

سبحان اللہ اُس نور الہی نے اپنی حکم سے کوچ کوچ کو وادی ایکن کو کوہ طور رون
بنادیا، دلھا کی سواری آئی، نچھاور لینے کی باری آئی، اب کیا ہے۔ خدادے اور بندہ لے، بھکاری
دست طلب پھیلائے دامن دل کی جھولیاں بنائے دوڑے، مُنگتا مقدم کی خیر مناتے بڑھے، جو دو

عطاؤ کا میلا ہے، فتیوں کا ریلے پر ریلا ہے۔ جمادا کا زور، لا ولاؤ کا شور، حنم کے بگڑے سنبل گئے، قسمتوں کے بل نکل گئے۔

<p>ساتھ ہی منتہی رحمت کا قلمدان گیا مرے مولیٰ مرے آقا تے قربان گیا سر ہے وہ سر جو تے قدموں پر قربان گیا پائے وہ دل جو تے دیسے پر آzman گیا للہ الحمد میں دُنیا سے مسلمان گیا خجر یو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگرمان گیا بھیڑ میں ہاتھ سے کمخت کے ایمان گیا</p>	<p>نعمتیں باعثاً جس سمت وہ ذیشان گیا لخبر جلد کے غیر کی طرف دھیان گیا دل ہے وہ دل جو تری یاد سے معمور رہا آہ وہ آنکھ کہنا کامِ تحریک ای رہی آنچھیں جما اُنھیں مانا نہ کھا غیر سے کام اور تم پر مرے آقا کی عنایت نہ سہی آنچہ لان کی پناہ آج نہ مانگاں سے اُف رُمُنگریہ بُرھا جو شی تَعْصِب آخر جان دل ہوش و خرد سب تو مجینے پہنچے</p>
--	--

تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلَى إِلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاصْحَابِ
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدِّ مَعْلُومَاتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

سبحان اللہ۔ حضور محبوب خدا شہنشاہ دوسرا، شافع روز بزرگ، سرور انبیاء، حبیب کبریٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جلوہ گری ہوئی۔ مراد لٹنے کی یہی مبارک گھڑی ہوئی، بتوں سے خدائی پھری، اسلام کی دوہائی پھری، جسمی جمال کی جاں بخش دلستاں اوسیں دل ہی دل میں گھر کرنے والی نگاہیں، جلے بھنے سیمہ کی بننے والیاں اٹوٹے دلوں زخمی گھانلوں کے ساتھ خدا جانے کیا احسان کر جاتی ہیں کہ انسان آزادی کی بضاعت خود مختاری کی دولت شاد شاد نگاہ اوہ ملن کی نذر کر دیتا ہے۔ اور خوش خوش طوق بندگی اپنے ہاتھوں پہن لیتا ہے۔ ان جملوں کا تعلق معمولی حسینوں ظاہری جمیلوں سے تھا۔ مجھے یہاں کچھ ذکر کرنا ہے۔

جمالِ محمدی اور حسنِ احمدی کا روئی فداہ علیہ صلاۃ اللہ۔ جسے خدا نے خاص اپنے لئے بنایا، اپنی محبوبی خاص سے ممتاز فرمایا۔

تیرے صالنے سے کوئی پُوحہ ترا حُسنِ جہان
خُود بُسنا یا اور بنا کر خود ہی پیسا را ہو گیا

اس آئینہ رُوکے آئینہ رُوکوقدرت کے ہاتھوں نے وہ ضایا بخششی جس کی تخلی کے ایک ایک سے مَنْ رَأَى فَقَدْرَ أَيُ الْحَقَّ کی تسویر چکا اٹھی، گلوئے پُر نور میں تخلیٰ اُفَرَبِ إِلَيْهِ کے ہار پڑے، گورے گورے ہاتھوں میں یَمْدُولُهُ وَقَ آئینہ ہُجُم کے بُجھے، غرضِ حُسن بے صورت کی تَرَزِّیٰ تخلیٰ اگر برسمِ تَدَلِّی صورت پذیر ہو تو برنگِ مثالی صورتِ جمالی محبوبِ ذوالجلال ہی اُس کی تصویر ہو۔ ان خدا پسند تخلیوں نے توفیشِ خاک سے لے کر عرش پاک تک دھومِ مچادی، دل چمکا دیئے، آنکھوں کی تقدیرِ یجگادی۔

کیون خبے خود ہوا کرے کوئی
چاہے جو اِلْتَبَر کرے کوئی
گُھنَط پُر خَطَر کرے کوئی
کیوں پھر ان کو سیا کرے کوئی
پھر مری کیوں دوا کرے کوئی
کچھ تو بہر خدا کرے کوئی
دُعویٰ مَرْدَح کیا کرے کوئی
شوق جینے کا کیا کرے کوئی
عُمَر بہر اتفاق اکرے کوئی
نارِ غم میں خَبَا کرے کوئی
شرک و بدعت بکا کرے کوئی

جب تَحْبَلَی کیا کرے کوئی
حق نے قَاصِمْ بنا یا ہے تم کو
تم کرم پر کرم ہی کرتے ہو
زخمِ دل کے ہنسائیں گے اکروز
میں مَرِیض اُن کا وہ سَجِیا ہیں
یادِ قَالُوَبَلِی اَفَرَرَتُمْ
آپ رب ہیں ذاتِ ربے جُدا
پسِ مُرْدَانْ ہے وَعَدَهُ دیدار
دو زخمی ہے بغیرِ حُبِّ حضور
بول بالا رہے گا آفتَا کا
سُسیو اُن سے تم مَدَدِ مانگو

نام جَھَتَر ہو عَبْرَیَّاں کا
گرچہ جل کر بُھنا کرے کوئی

صَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأَنْبَى وَإِلَهٖ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّاتُ اللَّهُ عَلَى الْمَالَكِ يَارَسُولَ اللَّهِ ط

پیارے عزیزو! سبحان اللہ سبحان اللہ۔ اس محبوب کے جملوہ فرماتے ہی عشق کا بر قی اثر
کل مخلوقات، سب موجودات میں دوڑ گیا۔ جن و بشر، شجر و جمیر، نہش و قمر، سنگ و مدر، آزاد و گرفتار، دریا
و بخار، بلکہ درود یوار بھی اس مزہ سے خالی نہ رہا۔ یہ حس راہ سے نکتے عشقان نقش پا پر آنکھیں بچھاتے۔
جس آبادی میں آتے کمیں تو کمیں مکان تک خوش ہو جاتے۔

درو دیوار چو محرب کشا عید آغوش ॥ کتو ایں جا بصد آمین و دعا آمدہ
حضور پر نور شافع یوم الشور صلی اللہ تعالیٰ علیٰ آلہ وسلم نے عید الحجی میں اونٹوں کو خفر مایا
کیا کہوں کہ ان بے زبانوں نے کیا مزیدار سماں دھایا۔ ذنگ میں سبقت لے جانے پر جلدی کرتے
تھے، زندگی جاوید پر کٹے مرتے تھے۔

ذنح ہونگے تیرے ہاتھوں سے خوشی اس کی ہے
آن اترائے ہوئے پھرتے ہیں مرنے والے

ہر اک کی آرزو ہے پہلے مجھ کو ذنح فرمائیں ॥ تماشا کر ہے ہیں مرنے والے عید قرباں میں
لکھا ہے شب معراج۔ فرمایا گیا اَنَا وَأَنْتَ وَمَا سُوئِ ذلِكَ خَلَقْتُ لِأَجْلِكَ
اے پیارے میں ہوں اور توباتی میں نے سب تیرے لئے پیدا کیا ہے۔ اللہ جَمِيلُ رَّبُّ حِبْ
الْجَمَالَ ط جب ہی تو شان جمال کی خوشنما تجلیوں نے محبت کے خزانوں کی گنجیاں محبوب کے
ہاتھوں میں دے کر مختار مطلق بنا دیا۔ ع

”حسینوں میں حسین ایسے کہ محبوب خدا ہٹھرے“ ۔

میں تو ماں کہی کہوں گا کہ ہو ماں کے جیب

لیعنی محبوب و محبت میں نہیں میں راستہ را

تم صاحب فرقان ہو محبوب خدا ہو	تم ساقی حبام فتدی و دنے ہو
تم جلوہ سبحان ہو و خدث کی ضیا ہو	تم پرتوہ ذات ہو آئیہ قربت
معبدو کے بندے بھی ہو معبدو نہما ہو	تم کعبہ کی حرمت ہو مکینے کی شرافت
تم حبلہ انوار جمالی کی حب آہو	تم مجلس عشاق کے ہونگے الافت
تم خلدی زینت ہو شیر عرش علا ہو	
تم درودیں عاشقِ مضطمر کی دوا ہو	

تم گلشن ایجاد کی واللہ بنا ہو
تم خوبی خوبان دو عالم کی شا ہو
تم قدرتِ اللہ کے اعجاز نما ہو
ایمان کی تم جان ہو برہان خدا ہو
عرفان کی تم صورتِ لذش کی ادا ہو
پرچشم غلط بیس کی نگاہوں میں جدا ہو
بجوت کے ملکوت کے تم عقدہ کشا ہو
تم کان سخاشان عطا جان حیا ہو
تم خلوتِ جلوت کے مکانوں کی ضیا ہو
محبوب ہو پر طالب توحید خدا ہو
تم حشر کے مقابر ہو بخششو جسے چا ہو
یوں جانے کو جانے ہے ناصر بھی تو تم کو
اللہ ہی مرجانے کم کون ہو کیا ہو

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى الَّهِ وَاصْحَّابِهِ قَدْرَ حُسْنِهِ وَجَمَالِهِ طَ
وَجُودِهِ وَنَعْلَمُهُ طَوْبَرِهِ وَأَفْضَالِهِ طَوْكَفَالِهِ طَوْجَاهِهِ وَجَلَالِهِ طَوْعَلَى وَارِثِ حَالِهِ طَ
كَلَمَادَ كَرَكَ وَذَكْرَةَ الدَّا كَرُونَ طَوْكُلَمَا غَفَلَ عَنْ ذَكْرِكَ وَعَنْ ذَكْرِهِ الْغَافِلُونَ طَ
معزز حضرت جب حضور محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ علی آلہ وسلم نے ایسی محبوبیت خاص
ومقبولیت عام باخصوص کالباس فاخر زیب بدن فرمکرا اظہار رسالت فرمایا، اسلام کو چا اور باتی
نمذہب کو جھوٹا بتایا۔ اگرچہ اس مبارک مقصد کی کامیابی میں بہت سی ناقابل برداشت تکلیفوں نے
سامنا کیا۔ مگر ان کے بڑھے ہوئے ارادے بندھی ہوئی کمریں کچھ بھی تزلزل نہ ہوا۔ مشرکین تکلیفیں
پہنچاتے، اذیتیں دیتے۔ یہاں جو ٹھہر چکی تھی ٹھہر چکی تھی ان بالوں کا خیال بھی دل میں نہ لائے۔ بشری
طااقت ہرگز ان مصائب کا خل نہ کر سکتی جو یہاں رات دین اٹھائے جاتے۔ اس کام میں کوئی روکنے
والا ان کو نہ روک سکتا تھا نہ روک سکا۔ ایک زبر دست عزیز مقتدر کی قوت نے اس مبارک مقصد کی

تینکل واشاعت کے لئے انھیں کھڑا کیا تھا۔

کفار میں مشورہ ہوا کہ ان کا روا یوں کا شہادت کے ذریعہ سے انساد کیا جائے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اس ارادے سے در دولت عرش منزلت کی طرف چلے۔ حاضر ہوئے تو انھیں کا کلمہ پڑھتے انھیں کام بھرتے نظر آئے۔ شہید کرنے آئے تھے، شہید عشق ہو کر رہ گئے۔ اب کیا تھا۔ **الْحَقُّ يَعْلُو وَلَا يَعْلُمُ** کے آثار نظر آنے لگے۔ **جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ** کے انوار حمکنے لگے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں عرب، روم، شام، مصر و عراق دیار و امصار آفاق و اقطار سے اشہد دان **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا شَهِيدٌ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ** کی دنواز اور ایس آئے گیں۔ اسلامی بجلیاں عرب کے پیاروں سے نکل کر تمام دنیا میں چمک گئیں۔

صلوات اللہ بر جان صلی اللہ علیہ وسلم	صلوات اللہ بر جان صلی اللہ علیہ وسلم
گل با غ رسالت آل اقدس	صحبت اربع بران محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ابو بکر عمر عثمان و حیدر	ہیچ روں بد تبان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ٹٹے رتبے ہیں حور و ملک سے	کنیزان و غلامان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پلادیں طبقے ارض و سما کو	کریں نعمہ جو شیران محمد صلی اللہ علیہ وسلم
خدا کے مرتبہ داں احمد پاک	خدالہے مرتبہ داں محمد صلی اللہ علیہ وسلم
چچپایا مہر نے پردہ میں منھ کو	جو دیکھا رفت تبان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
بچنا آتش دوزخ سے یار ب	بچو چشم گریان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کریں گے چھپے مثل عناویں	جنایں نعت گویان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہد آیت کے ہوس پر یا الہی

بروز حشر دامان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى الْأَئِمَّةِ وَالصَّاحِبِينَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

مشع بنم ہدایت پ لاکھوں سلام	مُضطَفَ حبَانِ حمت پ لاکھوں سلام
گلی باغِ رستاٹ پ لاکھوں سلام	مہرِ پرِ خ نبوت پ روشن درود
نو بہار شفاعت پ لاکھوں سلام	شہرِ یارام تاحدِ احرام
نو شہ بزم جنت پ لاکھوں سلام	شبِ اسرائیک دلہما پ دائم درود
فرش کی طینب و نرمیت پ لاکھوں سلام	عرش کی ازیب و فرمانت پ عرشی درود
شاہناسوت جلوت پ لاکھوں سلام	ماہِ لاہوت خلوت پ لاکھوں درود
حرزِ ہر رفتہ طاقت پ لاکھوں سلام	کرنزِ ہر بیکس و بے نوا پر درود
مقطوع ہر سیادت پ لاکھوں سلام	مطلع ہر سعادت پ اسعد درود
محجھے بے بس کی قوت پ لاکھوں سلام	محجھے بیکس کی دولت پ لاکھوں درود

حُجَّةُ الْلَّٰهِيَّ اَقْرَبُ

اس حلیہ مقرر میں نثر "سورۃ القلوب" شریف کی ہے اور تم حضور پُرور عالیٰ حضرت مجدد اعظم دین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی "حدائق بخشش" حصہ دوم سے ہے۔

سُر آؤز سر آسر تیرا الہی، مخزنِ اسرارنا تمنا ہی، ذر ج گوہ نبوت، بُرج سپہر رفت، سبے بلند
بالا، همسر اس کا دیکھانہ سنَا، فیر سالت اس سے پیدا اور افسر شفاعت اس پر زیبا۔ سرفرازِ عالم اس
کی سرکار میں فرق ارادت زمین انکسار پر رکھتے ہیں اور سرشار ان بادۂ نجوت اپنی سرکشی اور خود سری
سے توبہ کرتے ہیں سے

تاج خور شید بھیشہ ہے اسی سے پر نور
بہرِ تسلیم بچکے رہتے ہیں سر اس کے حضور

جس کے آگے سر آنور وال خمر ہیں || اُس سر تبانِ رفتت پ لاکھوں سلام

جس کے زیرِ لوا آدم و مَن سوا || اس سرکے سیادت پ لاکھوں سلام

بِيَآيُهَا الْمُشَتَّاقُونَ بِئُورِ جَمَالِهِ صَلَوٌ عَلَيْهِ وَآلِهِ

جبین نور آگیں اوح سیمیں یا شرق خوشید ہے اور لوح سیمیں جبین بیاض بیت ابر و یا مطلع

ہلال عید ہے ماہ سیمین عذر اس کی صفائی کا بندہ اور زمغری آفتاب اس کی رنگیں سے شرمnde ہے

اُس حبیبِ عِصَادٍ پَّا لَّا كَوْلُ سَلَامٌ
اُس چمکِ والی رُنگت پَّا لَّا كَوْلُ سَلَامٌ
اُس رُنگِ هَرَمٍ مِّنْ تَوْجِ نُورِ جَلَالٍ پَّا لَّا كَوْلُ سَلَامٌ

جس کے ماتھے شفاقت کا سہارا
جس سے تاریک دل جگانے لگے

يَا أَيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ بِنُورِ جَمَالِهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَأَلِهِ

ابروئے دلشیں، لوح جبین کے قریں۔ مطلعِ بخوبی سعادت۔ موج بحرِ اطافت، مدِ تسمیہ
صاحب، حرم حرمیم ملاحت، بیتِ حمد کبر یا، جو ہر آئینہ مصفا، سفینہ نجات نوچ، بلکل ابواب فتوح، فلک
پر خم اُس محراب کعبہ کے گرد طوافِ کنایا اور ہلالِ عید اس طاقِ حرم پر جان دل سے قربان، دل
زہد اس گوشہ عافیت میں چلنے شیں اور کماندار فلک اس کے حضور سر بر زمین۔ تیر قضا اس کے اشارہ
پر چلتا ہے اور سینہ نماہ دو ہفتہ اس کے تیر محبت سے خستہ۔ تو دہ خاک سے قابِ قوسین تک
شهرت ہے۔ اور گاؤز میں سے اسدِ فلک تک نشانہ تیر محبت۔

ہر مہینہ میں بنا عکسِ منواس کا

زیب طاقِ حرم کعبہ ہے پرتواس کا

جس کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکیں || ان بھوول کی اطافت پَّا لَّا كَوْلُ سَلَامٌ

بے بناؤٹ ادا پرہنڑا روں درو || بے تکلف ملاحت پَّا لَّا كَوْلُ سَلَامٌ

يَا أَيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ بِنُورِ جَمَالِهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَأَلِهِ

مزہگانِ دلستان اعراب قرآن ہیں یا رگ جانِ مشتا قاں۔ جو ہر آئینہ عارض تباہ شعاع
خورشید، روئے در خشائی، صحرائے عرب اُس مژہ مشکلام کی خوبیوں سے رشک تاتار اور گریبان سحر اس
تاریخ شعائی کے سودائے محبت میں تارتار، کماندار چرخ اس کے تیر محبت کا گھائل اور نیزہ باز فلک اس
کے پیکانِ عشق سے بکلے۔

ان کی آنکھوں پوہ سایہِ آنکنِ مرہ || ظُلَّةَ قَصْرِ رَحْمَةٍ پَّا لَّا كَوْلُ سَلَامٌ

اشکباریِ مژگاں پر برسے درود || سِلَكْ دُرِّ شَفَاعَتٍ پَّا لَّا كَوْلُ سَلَامٌ

يَا أَيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ بِنُورِ جَمَالِهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَأَلِهِ

چشمِ نرگسیں اور دیدہ نمرگیں، گنجینہ نگاہِ حق میں، آئینہِ تحریکیِ ربِ اعلامین، نرگسِ گلزار

جمال، مرآتِ حسن لا یزال، بینندہ جمال کبیریا ناظورہ دیوان اصطفا، مخزن انوار و اسرار، منظور نظر اویں
الابصار، قرۃ العین حوراً عین، چشم و چراغ اہل دین، نور عيون اہل نظر، روشنی چشم ابوالبیشیر، چشم
بَذَوْرَعَجَبْ آنکھ ہے۔ ماشاء اللہ کہ چشم فلک کو بایں گردش میں وہاڑ نظریہ اُس کا نظرناہ آیا۔ اور آہوئے
حرم نے چین وختن تک ڈھونڈ کیہیں مثل اس کانہ پایا۔ بادام سے تشییہہ دینا اسے سراسر بے مغزی
اور آہوئے ختن کی آنکھ سے مشابہ کہنا عین خطاؤ نادانی۔ آہوائیں چین اگر اس دیدہ نگسی کے
سامنے آئیں چوڑی بھول جائیں اور غزا لان ختن اگر وہ چشم سُرگلیں دیکھ پائیں عمر بھر اشک
حضرت آنکھوں سے بہائیں۔ اب گہر باراں کی سیر چشمی کا کاسہ لیس۔ اور کماندار فلک اس کے
تیر نظر پر قربان ہونے کو لیس، گنہ گاران امت کو اس سے چشم شفاعت اور تہیید ستانِ عالم
کو چشمداشت عنایت۔

چراغے کتا و نیف و خت نور ز چشم جہاں روشنی بود دور

سوادِ فلک گشت گلشن بد و شدہ روشننا چشم روشن بد و

آنکنہ مازاغ اُس چشم خُد ایں کا سُرمہ بصر ہے اور کریمہ ماطغی اُس
دیدہ سُرگلیں کا حمل الجہاں

معنیِ قدِر ای مقصدِ ماطغی نگس باغِ قُدرت پا لکھوں ساں

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا اُس نگاہِ عربنایت پا لکھوں ساں

یَا اَيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ بِنُورِ جَمَالِهِ صَلَوَاعَلَيْهِ وَاللَّهُ ط

شعر اکاڑف معہبہ کی تعریف میں تقافیہ نگ ہے۔ اور شبدِ فلک کا اس کے میدانِ مدحت
میں پائے خرام نگ ہے۔ نہ اسے افعی پیچان کہہ سکیں، نہ شب ہجراء سے تشییہہ دے سکیں کہ
بہماں ادب سے سرموج تجاوز خلاف ایمان ہے۔ اور بال بھر بیبا کی سراسر اندر ہیر اور بال جان
ہے۔ بلکہ تشییہہ ان بالوں کی شب قدر سے بھی بیجا ہے۔ اور تمثیل ان زلفوں کی لیلۃ البراءۃ سے
سراسر خطا ہے۔ سنبلِ ژولیدہ کو اس طرہ ثناستہ سے کیا مناسبت اور متشک ختن کو اس گیسوئے عنبریں سے
کیا مشاہدہ کہ مشک خون طیبات ہے اور وہ لام اسم ذات ہے۔ سایا اُس زلف سیاہ فاما کا سینہ
ماہ میں نمایاں اور دماغ عشقان خیال محبت سے غیر سنبل دریجاں ہے

دماغ از تار موئے او تارست ॥ تکہ از باع روئے او بھارست

شہباز فکر اس جگہ دام حیرت میں گرفتار ہے کہ ماہتاب سنبلہ میں جا سکتا ہے اور آبرآ آفتاب پر آسکتا ہے مگر یہ طرفہ ماجرا ہے کہ دن رات کیجا ہے۔ واللیل اذای غشی والنّهار اذات جلیلی ہے

کیلان لف کا قرینہ ہے روئے جناب سے

لبیریز داں شِبِ قدراً فتاب سے

وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا لکھ اب راً فت پلاخوں سلام

خلق کے ڈاد رس سبکے فرید رس گھفُر روزِ مصیبَت پلاخوں سلام

یَا أَيُّهَا الْمُشْتَأْفُونَ إِنَّ رَبَّكُمْ جَمَالُهُ صَلُوٰعَلَيْهِ وَأَلِهٖ

روئے روشن زلف سیاہ میں نمایاں یا نور بصر مردک چشم سے درخشان ماہ وہ ہفتہ عارض

پر نور سے تاباں، شس باز غماں کے مدرسہ نوری میں شمشیر خواں، لعل بدخشان کا اس کی رنگینی سے دم فنا اور گلستانِ ارم کا حصہ صریخ جالت سے رنگ ہوا۔ اس عارض پر نور کے عشق رنگ رخسارِ بحر قم ہے

اور سینہ ماحشق ہے۔ مرأت خیال کو سکتہ، چراغ سحر سکتہ، مطیع گزار سرد، رنگ شفق زرد، دل شب نم افسرده، روئے گل پر مردہ، مر جان بے جان، آئینہ حیران، خورشید سر گردان، شمع چراغ سحر عقیق خون

جگہ، لالہ خونیں کفن، قمری طوق غم پر گردن، یاقوت بے دم، لعل زیر یارغم، یہ بیضادست بردل، مدرودے

تیقِ بمل، بلیل کواس گلستان خوبی کی یاد میں سبق بوسنا فراموش اور مراغ چمن اس گل رنگیں کے شوق میں روز و شب نالاں و مدد ہوش، آئینہ قلب پر اگر وہ مہر عرب عس افلن ہو سوز محبت سے گل

جائے اور ورق گل پر اگر و صفح عارض تکلین زیب قم ہو پیرا ہن میں پھولانہ سمائے ہے

نمک آگیں صباحت پلاخوں سلام

چاند سے منھ پتباں درخشان درود

وصف جس کا ہے آئینہ حق نما

اُس خُدا ساز طاعت پلاخوں سلام

جن کے آگے چراغ قمز حملائے

شنبیم باغ حق یعنی رخ کاعرق

فرحتِ جانِ مومن پے بے حد درود

یَا أَيُّهَا الْمُشْتَأْفُونَ إِنَّ رَبَّكُمْ جَمَالُهُ صَلُوٰعَلَيْهِ وَأَلِهٖ

ریشِ مُطہر گرد خسارہ انورہ التمریا جنڈول قرآن ہے اور خط مبارک مصحف عارض پر منہیہ لوح محفوظ یا حاشیہ صحیفہ ایمان ہے، خط شفاعت اُسے کہنا زیبا اور فرمان بخشش امت سمجھنا روا۔ اُنیں بال سفید اُس میں نمایاں ہیں یا شعاعِ خوشیدتار کی شب میں تاباں ہے۔

خط کی گردہن وہ دل آراچین سبزہ بہر رحمت پا لاکھوں سالاً

ریشِ خوش معتدل مرہم ریش دل حَالَهُ مَاهُ نُورَتُ پا لاکھوں سالاً

یَا أَيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ بِنُورِ جَمَالِهِ صَلَوٰةُ أَعْلَيْهِ وَالْهُدَى

نگاہ ماہ دو ہفتہ تابشِ نندان پر کام نہیں کرتی۔ اور نظرِ مہر تابندہ کی اُن کی چمکِ دمک پر نہیں ٹھہرتی۔ ماہتاب ان کے خیال میں رات بھر تارے گنتا ہے۔ اور آفتاب سوداۓ محبت میں تمام دن تک چلتا ہے۔ نہ اُنیں دانانوار سے تشیبہ دے سکیں اور نہ ستیجِ ثریا اور عقد پریں کہہ سکیں بلکہ

دَنْدَانَ رَشَكٌ دُبِّیں وَهَنَ رَشَكٌ دُرْجٌ ہے

بَتِیْسٌ آفتاب بیں اور ایک بُرج ہے

جن کے گھٹے سے پچھے جھپڑیں نوکے اُن ستاروں کی نُورَتُ پا لاکھوں سالاً

جسکی سکیں سے روٹ ہوئے نہس پریں اُس تسمم کی عِصَادت پا لاکھوں سالاً

یَا أَيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ بِنُورِ جَمَالِهِ صَلَوٰةُ أَعْلَيْهِ وَالْهُدَى

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَقْدِعِ الدُّجُودِ وَالْكَرَمِ طَائِبِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمَ

وَالْحِكْمَ طَدَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرْضِ وَالْأَلَمِ طَوَّعَلَى إِلَهِ الْكَرَامِ وَابْنِهِ

الْكَرِيمِ وَأُنْثِيَ الْكَرِيمَةِ يَا أَكَرَمَ الْأَكَرَمِينَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

وہن رشک چبن اسرالہی کا خزینہ، مواریدِ نندان کا گنجینہ، پھول اُس گل رعنائی مشابہت

سے شگفتہ، دل اور غچچے اپنی نارسانی سے دل تگ اور منفصل کہ ہزار نگ لاتا ہے مگر مدارج وہن اسے

منہ نہیں لگاتا۔ تنگی دہانِ زنانِ ناقصاتِ اعقل والدین کی صفت ہے اور مناسب حال مردمیدان فراغی و وسعت ہے۔ نور، وہن، رشک عدن تحتِ الرشی مسٹر شریا تک منور اور آوازہ اس شگاف قلم صنع

کا تحریر و تقریر سے باہر۔ جو ہر فلک اس کان جو ہر کے شوق میں مغموم اور وہن خوبرویاں اُس

کے مقابل کا المعدوم۔ بلبل خشنو اثر طرزِ تکم اور گلِ رنگیں ادا قتیل جلوہ تبیشم۔

وہ دہن جس کی ہربات وحی خدا
جسکے پانی سے شاداب جان جناں
جس سے کھاری کنکیں شیو جان
یَا أَيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ بِسُورِ جَمَالِهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَأَلِهِ ط

چشمہ علم و حکمت پا لکھوں ساماں
اُس دہن کی طراوت پا لکھوں ساماں
اُس زلائِ حلاوت پا لکھوں ساماں

زبان چشمہ حیوان کی موج روح افزای ہے یاد رہ دوہلal لب میں ایک خوشید جلوہ
فرما ہے۔ یوسف مصری (علی نبینا و علیہ السلام وآلہ) اس کی مدحت سے شیریں دہاں اور طوطی
سدرہ اس کی لغت میں شکر فشاں۔

حلاوت چاشنی گیر ازدہاںش
بُشِیرِنِی مُؤَذَّنَّفَ ازْبَیَا نَشَن

وہ زبال جس کو سب کُن کی بخی کہیں
اُس کی فذ حکومت پا لکھوں ساماں
اُس کی پیاری فصاحت پے بیحد درود
اُسکی باتوں کی لذت لپا لکھوں درود
وہ دعا جس کا جو بن بہارِ قول
یَا أَيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ بِسُورِ جَمَالِهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَأَلِهِ ط

اُس کی فذ حکومت پا لکھوں ساماں
اُس کی لکشن پلاغت پا لکھوں ساماں
اُس کے خطبے کی ہیبت پا لکھوں ساماں
اُس نسمِ احبابت پا لکھوں ساماں

لب نوش آگیں غیرت انگلیں اور غل نوشیں، رشک قد شیریں، ورق درداحر، آبروئے
گوہر، جان لعل و مرجال، روح گلزار رضوان، اطافت مون طراوت، طراوت جو باراطافت نام
خدا، ہربات اس کی آپ خضر سے جائز اتر اور ہر کلمہ اس کا مجرہ تھے سے افضل و برتر۔ آب شیریں فرات
اس کی حسن و صفائی کے آگے پانی بھرتا ہے۔ اور شکر لبوں کا اس کے سامنے اپنی گفتار شیریں سے
دل کھٹا۔

کوثر کا اشتیاق میں اس کے یہ حال ہے
گو یادہ تشنہ لب ہے یہ آب زلال ہے
تپلی تپی گل قُدُس کی پیتاں ॥ اُن لبوں کی نزاکت پا لکھوں ساماں
یَا أَيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ بِسُورِ جَمَالِهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَأَلِهِ ط

گوش حق نیوش۔ قطب فلک سے ہمدوش اور دُر تیم اس کان صاحت کا حلقوں گوش۔

اس کان کی شناہیں ممکن زبان سے

دیکھانہ نکھ سے نہ سنا، ہم نے کان سے

دور و زدیک کے سُننے والے وہ کان ॥ کان حصل کرامت پر لاکھوں سالاً

یَا آيُهَا الْمُشْتَاقُونَ بِتُورِ جَمَالِهِ صَلُوٰعَلِيَّهِ وَاللهُ ط

بینی الف ابجد ازل ہے یاخُل طوبی کا پھل ہے جو ہر آئینہ رو تیر کمان ابرو، خل بادام

جنت، مونج بر رحمت شاخ نہال مہر بانی نصف مصحف کی نشانی۔

پنجی انکھوں کی شرم حیا پر درود ॥ اوچی بینی کی رفتت پر لاکھوں سالاً

یَا آيُهَا الْمُشْتَاقُونَ بِتُورِ جَمَالِهِ صَلُوٰعَلِيَّهِ وَاللهُ ط

گردن انور فقارہ نوی ہے، یا صراحی بلو ہے، شانہ ایک ایک شان شوکت میں لیگا، زور و قوت

میں لیتا روزگار، لشکر کشی کو سردست طیر، جس سے ہاتھ ملائے سلطنت دارین عنایت فرمائے۔

محیطے چہ گوہم کہ بارندہ منیخ بیکدست گوہ درگ درست تنع

بے گوہر جہاں را پیاراستہ بتنع از جہا دادو بن خواستہ

جس میں نہیں ہیں شیر و شکر کی روائیں اس گلے کی انصارت پر لاکھوں سالاً

دوش بر دوش ہے جن سکشان شرف ایسے شانوں کی طاقت پر لاکھوں سالاً

یَا آيُهَا الْمُشْتَاقُونَ بِتُورِ جَمَالِهِ صَلُوٰعَلِيَّهِ وَاللهُ ط

ہاتھ مونج دریائے کرم ہے اور شکر عاصیاں احمد، الف الطاف واکرام، شاخ نہال

انعام، مفتاح باب رحمت، کلید ابواب جنت، یہ بیضا اُس گلدستہ فردوس کا ہوا۔ خواہ اور دست

اندیشہ اس کے دامن شنا سے کوتا، پنجہ خور شیدرات دن پھرتا ہے، مگر پنجہ مبارک کا ہمسر، شش

جهت اور ہفت کشور میں ہاتھ نہیں آتا ہے۔ اور سون دہ زبان ہر چند شش و پنج کرتا ہے لیکن دو عالم

میں ایک شے کبھی اس مرتع نشین چار باش کیتائی کی تشبیہ کے قابل نہیں پاتا ہے۔

ہاتھ جس سمت اٹھا غمی کر دیا مونج بھر تھات پر لاکھوں سالاً

جس کو بار دعس الہمکی پروانہیں ایسے بازو کی قوت پر لاکھوں سالاً

www.Mutanah.in

ساعین رسالت پا لکھوں ساماں
اس کف بحرہت پا لکھوں ساماں
نائب دست قدرت پا لکھوں ساماں
اسکی قہاریاست پا لکھوں ساماں
قاسم نزمعت پا لکھوں ساماں

کعبہ زین ایمان کے دونوں سقوں
جس کے ہر خط میں موج نور کرم
صاحب رجعت مشیش القمر
عرش تافرش ہے جس کے زمگیں
اصل ہے رو بہبود حجود

يَا أَيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ إِنْوَارِ جَمَالِهِ صَلَوٌ عَلَيْهِ وَالْهُدُّ

منوناخن کی صفائی سے شرم سار ہے اور ناخن تدیر اس کی عقدہ کشائی پرشار ہے ہے
عید مشکل کشائی کے چمکے ہلال ناخنوں کی بشارت پا لکھوں ساماں
نور کے چشتے ہمراہ ایں دریا بیہیں انگلیوں کی کرامت پا لکھوں ساماں

يَا أَيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ إِنْوَارِ جَمَالِهِ صَلَوٌ عَلَيْهِ وَالْهُدُّ

سینے مہر گنجینہ، حسن و صفا کا خریزینہ، لوح محفوظ ہے یامرات تجلی، صورت علم لدنی کا آئینہ
یاسیم فردوس کی تختی، خط سیاہ اس سینہ صاف پکھنچا، ہے یادست قدرت نے دست آؤیز محبت
و رق آفتاب پر لکھا ہے ہے

رفع ذکر حبیلت پا رفع درود شرح صدر صدارت پا لکھوں ساماں

دل سمجھ سے ورا ہے مگر یوں کہوں غنچہ راز وحدت پا لکھوں ساماں

يَا أَيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ إِنْوَارِ جَمَالِهِ صَلَوٌ عَلَيْهِ وَالْهُدُّ

شکم مبارک تختیہ سیکیں ہے یالوح صندلیں، امام کا پرچہ یا چاند کا ٹکڑا، آئینہ
مصطفا اس کی صفائی سے حیران ہے کہ پشت مبارک اس شکم صاف سے عیاں ہے ہے

ہے سوابد ر سے شان شکم صاف اس کی | چشم اختر بھی جھپک جائے وہی ناف اسکی

ناف حباب دریائے لطافت کا گرداب یا بح صفا کا گوہر خوش آب کا خ تجلی کا روزن
سر بستے یا حسن و صفا کی چشم دا

یاناف پاک نہ اس اک جام اور ہے

جس میں زلال چشمہ آب بلور ہے

يَا أَيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ إِنْوَارِ جَمَالِهِ صَلَوٌ عَلَيْهِ وَالْهُدُّ

جس کے ہر خط میں موج نور کرم
صاحب رجعت مشیش القمر

کُل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قباعت پر لاکھوں سالاً
روئے آئینہ عسلم پشت حضور پُشّتِ قصرِ ملت پر لاکھوں سالاً
یَا اَيُّهَا الْمُسْتَأْفِونَ بِنُورِ جَمَالِهِ صَلَوٰعَلَيْهِ وَآلِهِ

طبع نازک اگر باریک بینی پر کرچست باندھے اور بال کی کھال نکالے۔ عقدہ کرمبارک
نکھول سکے۔ اس سرمایہ اقبال کو بال کھانا بال ہے۔ اور اس باعث ایجاد کو عقفا کہنا محال ہے۔ بلکہ
شیرازہ مجموعہ ہستی کہنا بجا ہے۔ اور رشتہ حیات مشتقاں لکھنا زیبا ہے۔

جو کہ عزیم شفاعت پر کھنچ کر بندھی ॥ اس کتر کی حجامت پر لاکھوں سالاً
یَا اَيُّهَا الْمُسْتَأْفِونَ بِنُورِ جَمَالِهِ صَلَوٰعَلَيْهِ وَآلِهِ

مہربنوت پشت مقدس پر مختوم ہے اور نام اقدس اس میں مرقوم ہے۔
حجر اسود کعبہ حبان ودل ॥ یعنی مہربنوت پر لاکھوں سالاً
فتح باب بنوت پر بد درود ॥ ختم دور رسالت پر لاکھوں سالاً

یَا اَيُّهَا الْمُسْتَأْفِونَ بِنُورِ جَمَالِهِ صَلَوٰعَلَيْهِ وَآلِهِ

شاخ نسرین ساق سینین پرف اور گل کا اس کی رنگین دیکھ کر دمہو۔ شاخ اگر اس مہربنوت
کو دیکھ لے روشنی اس کی کافور ہو جائے۔ اور سندر اگر اس مرأت تھی کا وصف سنن لے آئینہ اپنا طلاق
دل سے گرائے۔ سروران عالم قدم مبارک آنکھوں سے لگاتے ہیں اور ارباب بصیرت خاک پا کا
کھل الجواہر بناتے ہیں۔ بنائے دین اس کے ثبات سے قائم و استوار ہے۔ اور طاؤس طناز یاد خرام ناز
میں اشکلبار ہے۔

حسن رفتار زمانہ سے جدا اس کا ہے
چرخ پامال نشان کف پا اس کا ہے

پشت قدم رخسارہ حور سے صاف ہے اور کف پا لوح بلور سے شفاف ہے۔ کہت جنم
مشک بو سے مشام جان معنبر اور دماغ قد سیاں معطر اور شہم کیسے عنبریں سے صحن کعبہ رشک چن
اور کوچہ ہائے مدینہ غیرت گلشن۔ رنگ صفائی اس تن سینیں کا نور دیدہ صفائی اور آئینہ جمال
کبریائی۔ رنگ روئے خورشید رو برو اس کے زرد اور گرم بازاری آفتاں حضور اس کے سردے

زانوں کی حبّاہت پا لکھوں ساً
شمع راهِ اصابت پا لکھوں ساً
اُس کفَ پا کی حُرمت پا لکھوں ساً
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَعْدِنَ الْجُودِ وَالْكَرَمِ طَفْبِيْعَ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ
وَالْحِكْمَ طَدَافِعَ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَطْعَيْطِ وَالْمَرَضِ وَالْأَلَمِ طَوْعَلَى إِلَهِ الْكَرَامِ وَابْنِهِ
الْكَرِيمِ وَأُمَّتِهِ الْكَرِيمَةِ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِيْمَ يَا بَارَكَ وَسَلَّمَ ط

عارض شمس و قمر سے بھی ہیں انور ایریاں
جب بچا پر تو فگن ہیں آسمان پر ایریاں
نجم گردوں تو نظر آتی ہیں چھوٹے اور وہ پاؤں
دب کے زیر پانہ گنجائش سماں کی رہی
دو قمر دو پنجہ خور دوستاے دس ہلال
ہائے اس تپھر سے اس سینہ کی قسم پھوٹیئے
تاج روح القدس کے موئی جسے سجدہ کریں
ایک ٹھوکر میں احمد کا زلزلہ حباتارہ
چرخ پر چڑھتے ہی چاندی میں سیاہی آگئی
آئے رضا طوفان محشر کے تلاطم سے نہ ڈر

سَّكَادُهُوْبِينَ كَشْتَيْ اُمَّتَ لُكْنَگَرِ ایریاں

يَا آيُهَا الْمُشْتَاقُونَ بِنُورِ جَمَالِهِ صَلَوَاعَلَيْهِ وَالْهُ

یادِ قیامت میں سینہ گلشن سے آمر دلند اور سرو آزاد زخمِ محبت میں پا بند شمشاد کی
کیا بندیاد جو اس کے سامنے سراٹھائے اور خلی طوبی میں کیا شاخ جو اس نونہال خوبی سے ہمسری کا دعویٰ
کرے۔ ہزار دستاںِ جہن اگر اس قامت موزوں کا وصف سن پائے ہزار شاخیں مصڑے شمشاد میں
نکالے۔ اور قری مسجعِ خحن اگر اس غیرت طوبی کو دیکھے افسرو صفت خاطر سے مٹائے۔ وہ قامت زیبا
اور قدرِ رعنائی میوہ بہار ہے یا نہال خور شیدبار۔ روقن نونہال ایں چس، رایتِ اقبال گلشن، نونہال

باغِ ارم، الف اسم عظیم

اس کا الف سے ارض بھی ہے اور تباہی ہے
دنیا کی ابتداء بھی ہے اور انتہا بھی ہے

اس سے ہی تزویق امت پر لاکھوں سالاں	طارِ ان قدس جس کی ہیں قمریاں
یک تازِ فضیلت پر لاکھوں سالاں	تزویق نازِ قدم مخفی رازِ حکم
اُس کلیاں منبت پر لاکھوں سالاں	جس کے جلوے مرحومانی کلیاں کھلیں
لنجھتے جامعیت پر لاکھوں سالاں	پر تو اسم ذات احمد پر درود
جمع ترقیق و کثرت پر لاکھوں سالاں	انتہائے دوئی ابتدائے یکے
مظہر مصدریت پر لاکھوں سالاں	مصدر مظہریت پر اظہر درود
ان کے قدکی رشافت پر لاکھوں سالاں	اُن کے خذکی سہولت پر بیدرود

کیا آیتُهَا الْمُشْتَاقُونَ يَتُورُ جَمَالَهُ صَلُوُّ اَعْلَيْهِ وَالْهُ

سایہ بلند اُس قدیزیا کا عنقار، قاف نایابی ہے یا سرمہ چشم عدم اور ظل ہمایوں اُس سایہ
خدا کا عین یا نورِ عین نیز اعظم۔ ماہ نور کے قریب اندر ہیرا کسی نے دیکھا ہے۔ اور مہر انور کے پاس
سایہ کب آسکتا ہے۔

فتادہ سایہ زماں خور شیدر خ دور

کہ باہم راست تابد ظلمت و نور

اگر جسم نورانی کیلئے سایہ فرض کیا جائے تو نور کے سوا کیا نظر آئے۔ اگر وہ سایہ دیدہ اہل
 بصیرت ساییدہ میں نہ سماتا تو نور معرفت انھیں نظر نہ آتا۔ اور جو وہ ظل ہمایوں آئندیہ مہرو مہ
میں منبع نہ ہوتا آسمان انھیں آنکھ کا تارانہ بناتا۔ مقام اس قامت سرا پا عظم کا اس سے برتر اور
اعلیٰ ہے کہ ہمسراں کا پایا جائے اور مرتبہ اس جسم مبارک کا اس سے بہت بالا ہے کہ سرو اس کا چاکر
افتادہ نظر آئے۔

قد بے سایہ کے سایہ مرجحت ॥ ظل مدد و درافت پر لاکھوں سالاں

شمع بزم دنیٰ ہو میں گم کُن آنا ॥ شرح متن ہویت پر لاکھوں سالاں

حُنْ عَسَالِيٰ کی مِنَّت پَ لَا کھوں سلام
عَزَّت بُعْدِ ذَلَّت پَ لَا کھوں سلام
ہم فقیروں کی ثروت پَ لَا کھوں سلام
فتن ازہار قربت پَ لَا کھوں سلام
جو ہے فردِ عزت پَ لَا کھوں سلام
عطےِ حبیب نہایت پَ لَا کھوں سلام
اس دل افروز ساعت پَ لَا کھوں سلام
یادِ گاریٰ اُمَّت پَ لَا کھوں سلام
بُرکاتِ رضاععت پَ لَا کھوں سلام
دو دھپتوں کی نصفت پَ لَا کھوں سلام
بُریج ماهِ رسالت پَ لَا کھوں سلام
اُس خدا بھائی صورت پَ لَا کھوں سلام
کھلتے غنچوں کی نگہت پَ لَا کھوں سلام
کھلینے سے کراہت پَ لَا کھوں سلام
اعتدال طویت پَ لَا کھوں سلام
بے تکلف ملاحت پَ لَا کھوں سلام
پیاریٰ پیاریٰ نفاست پَ لَا کھوں سلام
اچھی اچھی اشارت پَ لَا کھوں سلام
سادی سادی طبیعت پَ لَا کھوں سلام
کوہ و صحرائی خلوت پَ لَا کھوں سلام
اس جہاں لگیر بعثت پَ لَا کھوں سلام
جلوہِ ریزیٰ دعوت پَ لَا کھوں سلام
عَلْمَ خوابِ احت پَ لَا کھوں سلام

ربِ اعلیٰ کی نعمت پَ اعلیٰ درود
کثرتِ بُعْدِ قلّت پَ اکثر درود
ہم غریبوں کے آقا پَ بیحد درود
شرق اناوار قدرت پَ نوری درود
بے سہم و قسم و عدیل و مثلی
سَرِّ عَجَبِ ہدایت پَ بی درود
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
پہلے سجدہ پَ روزِ آذل سے درود
زرع شاداب ہر ضرع پُر شیرسے
بھائیوں کیلئے ترکِ پستال کریں
کہد والا کی قسمت پَ صدہا درود
الله اللہ وہ بچپنے کی پھَبَن
اٹھتے بوٹوں کی نشوونما پر درود
فضل پسیدائشی پر ہمیشہ درود
اعتلاءٰ جبلت پَ عالی درود
بے بناؤٹ ادا پر ہزاروں درود
بھینی بھینی مہک پر مہکتی درور
میٹھی میٹھی عبارت پَ شیریں درود
سیدھی سیدھی روشن پر کروں درود
روزگرم و شبِ تیرہ و تار میں
جس کے گھیرے میں یہاں نبیاءُ ملک
اندھے شیشے جھلا جھل دلکنے لگے
لطف بیداری شب پَ بیحد درود

گریے اب رحمت پ لاکھوں ساں
گرم شان سطوت پ لاکھوں ساں
اس خلا دشکست پ لاکھوں ساں
آنکھ والوں کی ہمت پ لاکھوں ساں
بدر کی دفع نظمت پ لاکھوں ساں
جنبیت بیش نصرت پ لاکھوں ساں
غرش کو س جماعت پ لاکھوں ساں
مضطہ تیری صولت پ لاکھوں ساں
شیغ رسان سطوت پ لاکھوں ساں
ان کی ہر خو خصلت پ لاکھوں ساں
ان کے ہر قبیح حالت پ لاکھوں ساں
ان کے اصحاب عترت پ لاکھوں ساں
اہل بیت نبوت پ لاکھوں ساں
اس یاض خبابت پ لاکھوں ساں
ان کی لوٹ طینت پ لاکھوں ساں
حجب آرائے عفت پ لاکھوں ساں
اس ردائی زدابت پ لاکھوں ساں
جان احمد کی راحت پ لاکھوں ساں
راکب دوش عزت پ لاکھوں ساں
روحی سخن اوت پ لاکھوں ساں
چپشی گیر عصمت پ لاکھوں ساں
بیکس دشت غربت پ لاکھوں ساں
رنگ روئی شہزادت پ لاکھوں ساں

خندہ صحیح عشرت پ نوری درود
زمی خونے لیتیش پ دام درود
جس کے آگے کنخی گزین بمحک گئیں
کس کو دیکھای یوسی سے پوچھے کوئی
گرد و دست خشم میں خشال ہلال
شور تکبیر سے تحریتی زمیں
نغمہ ہائے دیوار سے بن گوئی
وہ چھاپاں فخر سے آتی صدا
ان کے آگے وہ مزہ کی جانبازیاں
الغرض ان کے ہر موپہ لاکھوں درود
ان کے ہر نام فنبدت پ نامی درود
ان کے مولا کے ان پر کروں درود
پارہائے صحف غنچہائے قدس
آب طبیبے حبیں میں پودے ہجے
خون خیرالسل سے ہے جن کا نہیں
اس بتول حبک پارہ مُضطہ
جس کا آنچل نہ دیکھا مہمہ وہ مر نے
سیدہ زاہدہ طبیبہ طاہرہ
حسن مجتبی سید الائمه
ادج مہر ہدی مونج بھرمندی
شہر خوار عاب زبان نبی
اس شہید بلاشاہ گلگوں قبا
دُر درین جنف مہر بن شرف

بانوانِ طہارت پا لکھوں سلام
پر دُنگیانِ عفت پا لکھوں سلام
حق گزار رفاقت پا لکھوں سلام
اس سرائے سلامت پا لکھوں سلام
ایسے کوشک کی زینت پا لکھوں سلام
اس حرمیم برأت پا لکھوں سلام
اُن کی پُر نور صورت پا لکھوں سلام
اُس سُرادرق کی عصمت پا لکھوں سلام
مفتي حپار ملت پا لکھوں سلام
حق گزار ان بیعت پا لکھوں سلام
اُس مبارک جماعت پا لکھوں سلام
اوَحِدِ کاملیت پا لکھوں سلام
عَز و ناز خلافت پا لکھوں سلام
ثانی اشیئن ہجبرت پا لکھوں سلام
چشم و گوش و زارت پا لکھوں سلام
اُس خدا داد حضرت پا لکھوں سلام
تینِ مسئولِ رشدت پا لکھوں سلام
جانِ شانِ عدالت پا لکھوں سلام
دولتِ بُجیش عُسرت پا لکھوں سلام
روج و نور عفت پا لکھوں سلام
خُلَمَ پوشر شہادت پا لکھوں سلام
ساقی شیر و شربت پا لکھوں سلام
با فضلِ ولایت پا لکھوں سلام

اہلِ اسلام کی مادرانِ شفیق
جلوگیانِ بیٹُ الشَّرْف پر درود
پیغمبا پہلی ماں کھف امن و اماں
عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی
مَنْزِلٍ مِّنْ قَصْبٍ لَا تَنْصَبْ لَا تَحْجَبْ
بنت صدقیق آرام حبانی
یعنی ہے سورہ نور جس کی کی گواہ
جن میں بون قدس اگے اجازتے جائیں
شمع نابان کا شانہ اجتہاد
جال نثاران بدر و اُحد پر درود
وہ دسوں جن کو جنت کا فردہ ملا
خاص اس سابق سیر قرب خدا
سَائِيَه مُضطَفًا مَا يَهِي اصطَفَا
یعنی اُس افضلِ احْلَمْ بَعْدَ اشْفَلْ
اَصْدُقُ الصَّادِقِينَ سَيِّدُ اشْقَيِينَ
وہ عمر حس کے اعدا پہ شید استقر
فارقِ حق و باطل امام الہدی
ترجمانِ بُنی ہم زبانِ بُنی
زادِ محب و احمدی پر درود
در منثور قرآن کی سلک بُنی
یعنی عثمان صاحب تیص بُنی
مرتضی شیر حق اشیع الائچیں
اصلِ نسلِ عَفَ وَجَدِ وَصْلِ خدا

اویں دفع اہل فرض و خروج
 شیرشیر زن شاہ خیر شرکن
 ماہی فرض و تفضیل و نصب خروج
 مؤمنین پیش فتح و پس فتح سب
 جس سملانے دیکھا انھیں ک نظر
 جن کے دشمن پے لعنت ہے اللہ کی
 باقی ساقیانِ شراب طہور
 اور جتنے ہیں شہزادے اس شاہ کے
 ان کی بالا شرافت پے اعلیٰ درود
 شافعی مالک احمد امام حنفی
 کاملان طریقت پے کامل درود
 غوث اعظم امام اتفاقی و اتفاقی
 قطب ابدال و ارشاد و رشید الرشاد
 مردِ قتل طریقت پے بے حد درود
 جس کی مجرہ ہوئی گردان اویسا
 شاہ برکات و برکات بیشینیاں
 سیدآل محمد امام الرشید
 حضرت حمزہ شیر خدا و رسول
 نام و کام و تن و جان و حال و مقابل
 نور جاں عطر مجوعہ آل رسول
 زیب سجادہ سجاد نوری نہاد
 بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
 تیرے ان وسقتوں کے طفیل لے خدا

چپار می رکن ملت پ لاکھوں سلام
 پر تقدیم سی قدرت پ لاکھوں سلام
 حسامی دینِ نعمت پ لاکھوں سلام
 اہل خیر و عدالت پ لاکھوں سلام
 اس نظر کی بصارت پ لاکھوں سلام
 ان سب اہل محبت پ لاکھوں سلام
 زین اہل عبادت پ لاکھوں سلام
 ان سب اہل مکانت پ لاکھوں سلام
 ان کی الاصیادت پ لاکھوں سلام
 چپار باغِ امامت پ لاکھوں سلام
 حاصلانِ شریعت پ لاکھوں سلام
 جلوہ شان قدرت پ لاکھوں سلام
 مجتی دین و مددت پ لاکھوں سلام
 فرداہل طریقت پ لاکھوں سلام
 اس قدم کی کرامت پ لاکھوں سلام
 نو بھار طریقت پ لاکھوں سلام
 گل روپ ریاضت پ لاکھوں سلام
 زینت قادریت پ لاکھوں سلام
 سب میں چھکی صورت پ لاکھوں سلام
 میرے آقاۓ نعمت پ لاکھوں سلام
 احمد نور طینت پ لاکھوں سلام
 تائب اہلِ نعمت پ لاکھوں سلام
 بندہ ننگ خلقت پ لاکھوں سلام

میرے استادوں باپ بھائی بہن اہل ولد و عشیرت پا لاکھوں سلام
ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں شاہ کی ساری امانت پا لاکھوں سلام

کاش مجھ میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں ان کی شوکت پا لاکھوں سلام
مجھ سے خدا کی قدر تیکہ بیان رضا
مُصْطَفَى حَبَّابَ حَمَّاثَ پَا لاكھوں سلام

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَعْدُونَ الْجُودُ وَالْكَرَمُ طَمَّنِيَ الْعِلْمُ
وَالْحِلْمُ وَالْحِكْمُ طَدِافِعُ الْبَلَاءِ وَالْأُلُوَّاءِ وَالْقَحْطُ وَالْمَرِضُ وَالْأَلَمُ طَ
وَعَلَى إِلَهِ الْكَرَامِ وَابْنِهِ الْكَرِيمِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

غوث اعظم بن بے سرو سماں مددے قبلہ دیں مددے کعبہ ایماں مددے
ما گدا نیم تو سلطان دو عالم ہستی از تو داریم تمنا ش جیسا لال مددے
بھیج اے رب پس رسول نام روح پر غوث کی درود وسلام

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَعْدُونَ الْجُودُ وَالْكَرَمُ وَإِلَهُ الْكَرَامِ
وَابْنِهِ الْكَرِيمِ الْغَوثُ الْأَعْظَمِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

تو رے دیکھن کوتر سے جیرا یا عبد القادر جیلانی
کا ہو بندوہ سپنے میں درس دکھایا عبد القادر جیلانی
ہے او گھٹ گھٹ موری بیتا یا عبد القادر جیلانی
کرپا سے اپنی پار لگا یا عبد القادر جیلانی
اے مظہر گل فَأَنْبِئِنِي فِي اللَّهِ اَعْلَمُ فَيُضَلِّلُنِي بِاللَّهِ
یہ شان تری اللہ اکلہ یا عبد القادر جیلانی
وہ مدھری صورس بھری انکھیاں از بھری نی لے حق کے فی
کبھو سپنے میں معہ درس دکھا یا عبد القادر جیلانی

www.abdalqaderjilani.com

صورت علوی سیرت نبوي اللہ جمیل کے مظہر
ہے لیس کمیلہ چراتا یا عبد القادر جبی لانی

تن من سب وارہوں اب سارو سہاگ اُنارت ہوں
شیخا لہ کی حپوں مالا یا عبد القادر جبی لانی

درشن کوئے نیناں ترست ہیں لاج کی ماری کا کے کھوں
میں براہ کی ماری یہ پتا یا عبد القادر جبی لانی

اے لیس کمیلہ کے مظہر شاہ رسل کے ہونو نظر
اے نور آنا من نور اللہ یا عبد القادر جبی لانی
رس کھا و پیش میں ہیں میں کیا کھلے جاؤں سکھیں میں
پت رکھ لے موی مہارا حب یا عبد القادر جبی لانی

نیناں ترست ہیں درشن کو موبے دھکی کتخا پیتم سن لو
ا ب دور کرو موری پتا یا عبد القادر جبی لانی

تم مظہر شاہ رسالت ہو تم معدن جود و سخاوت ہو
کیوں کرنے کھوں شیخا لہ یا عبد القادر جبی لانی

چھائے گم کے کاے بندرا اور بست ہے دھکی بر کھا
بیسچ نجاوے موری چھریا یا عبد القادر جبی لانی
تو رے چڑی سیسیں نواوست ہوں اور نینیں نیہ بہاوت ہوں
سن لے آرج رجایکی آن داتا یا عبد القادر جبی لانی

اللہم صلی علی سیدنا و مولیانا محمد و علی آل سیدنا و مولیا محمد بعد دعیٰ
ذرّةٍ مائةَ الْفَ مَرَّةٍ وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ ط

عزیز و اذکر خدا و ذکر مصطفیٰ و بیان میلا محبوب خدا جل و علا و علیہ علی آل الف الف الصلاة
والثنا ہوا ہے اور تذکرہ حضور سیدنا سلطان بغداد غوث الوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سناء ہے۔ رحمت کا بادل
گھر ہے، دریائے رحمت امداد ہے، انشاء اللہ تعالیٰ وقت اجابت دعا ہے۔ لہذا ادب سے سرخ ہا کر

ہاتھ اٹھا کر دل کو مد نی سر کار سے لگا کر دعا کیجئے۔

دعا

موقع ہے رسائی دعا کا
تا پا یہ عرش ہاتھ اٹھا کر
بے مثل مثال بے مثالی
قند میں حريم کریا تی
انداز شوق سے ادب سے
اک دن ہوئی لقا سے مسرور
دم میں رہ آخرت کریں طے
جس طرح سے صح صادق عید
ٹوپی میں کسی کی جیسے جگنو
میں سوؤں لحد میں ہو کے غافل
رکھی ہو یہ مشنوی کنون میں
کھل جائے نہ قبر میں لفافا
جب وفتر حشر ہو چکے بند
کھل جائیں مرے براق کے پر
پچھے رہیں کاتبان اعمال
پہنچا دے مجھے قدم تک
مشکل سے بھی شکلین ہوں آسائ
سزہ جو آگے نہال ہو جائے
واں میں ہوں اور آپس خدا ہو
بس اے مرے نکونہ ان بناں بس

اس وقت اٹھا ہوا ہے پردا
کر عرض ادب سے سر جھکا کر
اے پر تو مہر لا یزاںی
شع حرم خدا نما تی
جس طرح ملا تو اپنے رب سے
یوں ہی تیرے عاصیانِ بھجوہر
صدقہ میں ترے یہ آرزو ہے
ہو حشر کا دن خوشی کی تمہید
یوں سر پہ ہو مہر آتشیں خو
دشمن پر کڑی ہو پہلی منزل
گزرے مرے نعمت کے سخن میں
پردہ رہے نا مہ عمل کا
اس دم کھلے چشم آرزو مند
جلدی کرے شوق قلب مضر
اس تیزی سے آئے وہ سبک بال
پنجھے مرا باو پا ارام تک
رہ جائیں نہ میسر دل کے ارباب
شامتے نہ پاممال ہو جائے
یاں شوق و خلوص و انجا ہو
کافی ہے اسی قدر بیاں بس

لازم ہے اب سے بُش خوشی
جو مُہر ہو میرے خاتمہ کی

اَمِينَ اَمِينَ شُمَّ اَمِينَ بِحَاجَه حَبِيبِكَ سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى
حَبِيبِهِ لَفْقَهَ وَنُورِ عَرْشِهِ وَقَاسِمِ رِزْقِهِ سَيِّدُنَا وَحَبِيبُنَا وَشَفِيعُنَا وَحَفِيظُنَا وَصَيْرِنَا
وَوَكِيلُنَا وَمَوْلَيَا مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْقَاهِرِينَ عَلَى أَعْدَاءِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَعَلَى الْهَمَّ
وَأَصْحَابِهِ وَزُرْسَيْتَهُ أَجْمَعَيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ط

نَعْلَى قَدْرِ نقش قدم رسول موعِي مقدس (بَالْمَبَارِك) عَلَى صَاحِبِهَا الفَالْفَاتِحَةِ اِسْلَامِک

سَنَدِ مُتَصَّلٍ

برادران اہل سنت کشمکشم اللہ تعالیٰ وایدم۔ آپ حضرات کو علم ہے کہ وہابیہ دیوبندی نے جہاں اللہ تعالیٰ کو جھوٹا کہا [۱] حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم پاک کو پاگلوں، جانوروں، بچوں، چارپاؤں کے علم کی مثل لکھا ہے۔ [۲] حضور رحمت مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم و سبق و شریف کو ایسی لعین کے علم سے لکھایا [۳] حضور آخر الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نئے نبی کے آنے کو جائز قرار دیا [۴] سرکار دو عالم علیے الف الف الصلاۃ والتحیۃ کو دیوبندی مولویوں کا شاگرد تباہیا [۵] وہاں حضور سید المرسل مختار کل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی آله الف الف مرہ وبارک وسلم کے آثار شریفہ مثل نعل مقدس، نقش قدم رسول شریف، موعی اقدس (بَالْمَبَارِك) کو جھوٹا اور مصنوعی قرار دے دیا۔ والعياذ بالله تعالیٰ۔

لہذا فقیر سرپا تقصیر اس وقت برادران اہل سنت کے اطمینان قلب کے لئے حضور اکرم نبی آدم نور مجسم نبی مکرم رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعل مقدس نقش قدم مبارک و موعی اقدس شریف کی سنڈ متصل پیش کرتا ہے۔ یہ آثار شریفہ مارہڑہ مطہرہ درگاہ برکاتیہ سرکار کل کی مسجد میں موجود ہیں اور ان کے علاوہ اور تمکات بھی ہیں اور اعراض میں حاضرین وزائرین

[۱] دیکھو فوٹو فتویٰ گلگوہی [۲] دیکھو حفظ الايمان ص ۷ و ۸ [۳] دیکھو براہین قاطعہ ص ۵

[۴] دیکھو تحذیر الناس ص ۲۸ [۵] دیکھو براہین قاطعہ ص ۲۶

کو زیارت سے مشرف کیا جاتا ہے۔ خصوصاً صفو و حمادی الآخر و جب المرجب و ذی قعده کے
ہفینوں میں۔

عزیزان اہل سنت یقین رکھیں کہ معاذ اللہ وہابیہ کا قول بدتراز بول کہ یہ اشیاء مصنوعی
ہیں بالکل اغود پادر ہو ہے۔ اور دنیا میں اب تک ان مقدس آثار شریفہ کی متصل سننیں موجود ہیں۔
چنانچہ ایک سند تو آج فقیر ہی پیش کر رہا ہے۔ فقیر سرپا لقیصر نے یہ سند متصل حضور پور سالاہ کو دو مان
برکاتیہ مند نشین سجادہ برکاتیہ قاسمیہ تاج العلاماء سراج العرفاء عالی جناب معلی القاب حضرت سیدی
وسنند مولیانا الشاہ مولوی مفتی حافظ سید اولاد رسول محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی زیب سجادہ
 قادریہ رزاقیہ برکاتیہ قاسمیہ دامت برکاتہم القدسمیہ و متعنا یفیضا نہم کی خدمت با برکت میں ”کرم
ہائے تو مار کر دگستاخ“ پر نظر کرتے ہوئے عرض کر کے حاصل کی اور اب ہدیہ ناظرین با تکمیل
ہے۔ وَهُوَ هَذَا:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلة والسلام على سيدنا
محمد و على آلہ واصحابہ اجمعین اعلم ان رسول الله صلی اللہ تعالیٰ
علیہ و علی آلہ وسلم اذا توضئالخروج إلى خيير سقط شعر مبارڪ من
رأسه الشريف فاعطاہ رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم
بلال ابن حمامۃ مؤذنه علیہ و علی آلہ الصلة والسلام و وہبہ بیدہ الشریفة ثم
اذا اتصلت جنود الاسلام عند حصن الخیرو کان كل الاطراف طین فوضع
القدم المبارک على الطین وصار نقش القدم عليه فرفعه بلال ابن حمامۃ
مؤذن رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم بعد فتح الخیروم
رجعت جنود الاسلام الى المدينة الطيبة وجلس رسول الله صلی اللہ
تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم فى مسجد المدينة الشریفة مع جميع
الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وجاء خبرموت عبد الرحمن الذى کان من
جار رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم فقال النبي صلی اللہ

تعالى عليه وسلم نصلى الصلاة على جنازته فقال الاصحاب رضى الله تعالى عنهم يارسول الله وهو رجل تارك الصلاة وشارب الخمر وفاعل الزنا فمنع رسول الله صلى الله تعالى عليه واصحابه وسلم لصلاة الجنازة فلما جاءت الجنازة ووقع نظر رسول الله صلى الله تعالى عليه وعليه وسلم على الجنازة وينزل الملائكة من السماء من المشرق والمغارب والحرور العين من الجنة كُلُّهُمْ يحملون الجنازة ذهب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بالتعجيز وترك التعليين لكثرة الملائكة ومَشَى من الانامل الى قبره وبعد الدفن سأله رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن اهله من افعاله فقالت يارسول الله هو يسغفر الله في كل الليالي وبعدة ينام فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم صار درجته من الاستغفار فرفع النعلين المباركين بلال ابن حمامه مؤذن رسول الله صلى الله تعالى عليه وعليه وسلم ثم وصلت هذه النعم الثلاثة العظمى من بلال الى ابنته عبدالله ثم وصلت من عبدالله الى ابنته عبدالجليل ثم وصلت من عبدالجليل الى ابنته نصير الدين ثم وصلت من نصير الدين الى ابنته قوام الدين ثم وصلت من قوام الدين الى ابنته غياث الدين ثم وصلت من غياث الدين الى ابنته كمال الدين ثم وصلت من كمال الدين الى ابنته جلال الدين ثم وصلت من جلال الدين الى ابنته شمس الدين ثم وصلت من شمس الدين الى ابنته ضياء الدين ثم وصلت من ضياء الدين الى ابنته جان الله ثم وصلت من جان الله الى ابنته اصف الدين ثم وصلت من اصف الدين الى ابنته الحاج صوفى ثم وصلت من الحاج صوفى الى ابنته الحاج مشتاق ثم وصلت من الحاج مشتاق الى ابنته الحاج طالب ثم وصلت من الحاج طالب الى ابنته الحاج ساقط ثم وصلت من الحاج ساقط الى ابنته الحاج واقف ثم وصلت

من الحاج واقف الى ابنه ساقى ثمّ وصلت من ساقى الى ابنه الحاج طاهر ثمّ وصلت من الحاج طاهر الى ابنه جميل ثمّ وصلت من الحاج جميل الى ابنه جمال الدين الاعظى غفر الله تعالى لهم ذنوبهم امين رب العالمين بحرمة شفاعة سيدنا محمد رسول الله شفيع المذنبين صلى الله تعالى عليه وعلى الله وسلم فهذه قرطاس لشفاعة الخالق كان المرقوم في سنة الالف والمائة والستين من الهجرة المقدسة ثمّ وصلت من الحاج جمال الدين الاعظى الى ابنه الحاج محمد جعفر ثمّ وصلت من الحاج محمد جعفر الى المحتاج الى الله الفقير السيد حمزه ابن السيد الشاه الـ محمد الواسطي الحسيني البلگرامي ثم المارهروي باذن الحبيب سيدنا محمد رسول الله صلى الله تعالى عليه وعلى الله وسلم في سنة الثلث والسبعين والمائة بعد الالف من الهجرة التبويه صلى الله تعالى على صاحبها وعلى الله واصحابه وسلم يقول الفقير محمد ميان القادرى البر كاتى عفى عنه قد نقلت هذه السنده خط جدي السيد نور الحسن المرحوم المغفور الذى حرره فى ٢١ جمادى الاولى سنة ١٢٩٦ه وانقلت فى ١٣ جمادى الاخرى سنة ١٣٥٣ه والتبركات الثلاث المذكورة موجودة الان محفوظة بحمد الله تعالى فى المسجد البر كاتى الواقع فى خانقاوه البر كاتيه فى مارهروه فى تولية الفقير وبنى اعمامه المشتركة لكن النعل الشريفة واحد د ط الفقر الحقير او لا درسول محمد ميان القادرى البر كاتى القاسمى غفر الله تعالى له

خَتْمٌ قَادِرِيَّةٌ كَبِيرٌ

شفاء اراض ودفع بلیات حل مشکلات رہائی محسوساں و خلاصی قرضداران غرض کر جس دینی و دینیوی بلا و آفت کے دفعیہ کے لئے اسے پڑھا جائے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد وہ آفت دور ہو او جس جائز مقصد کے لئے پڑھا جائے ضرور کامیابی حاصل ہو۔ باوضو پڑھیں۔ درود غوشہ شریف ۱۱۰ بار۔

سُبْحَنَ اللَّهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ طَوْلًا حَوْلَ { ۱۱۰ مرتبہ
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ۝
سُورَةُ الْمَ نَشَرَحُ ۝ ۱۱۰ رفعہ
سُورَةُ الْأَحْلَاصُ ۝ ۱۱۰ بار

يَا بَاقِيَ أَنْتَ الْبَاقِي ۝ ۱۱۰ مرتبہ يَا شَافِعِيَ أَنْتَ الشَّافِعِي ۝ ۱۱۰ رفعہ
يَا كَافِيَ أَنْتَ الْكَافِي ۝ ۱۱۰ مرتبہ

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْظُرْ حَالَنَا ۝ ۱۱۰ مرتبہ يَا حَبِيبَ اللَّهِ أَسْكُنْ فَالَّنَا ۝
إِنَّنِي فِي بَحْرِ هَمٍ مُغْرَقٌ ۝ ۱۱۰ مرتبہ هُنْدِيَّةِ سَهْلٍ لَنَا إِشْكَالَنَا ۝
يَا حَبِيبَ الْإِلَهِ خُدُّبِيَّدِي ۝ ۱۱۰ مرتبہ مَالِعَجْزِي سَوَّا كَمُسْتَكْنَوْيِ ۝ ۱۱۰ رفعہ
فَسَهْلٍ يَا إِلَهِي كُلَّ صَعْبٍ ۝ ۱۱۰ مرتبہ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْأَبْرَارِ سَهْلٍ ۝ ۱۱۰ رفعہ
يَا صَدِيقِيَّ يَا عُمَرِيَّ يَا عُثْمَانِيَّ يَا حَيْدَرِ ۝ ۱۱۰ مرتبہ
دفع شر کن خیر آور یا شہید یا شہر ۝ ۱۱۰ مرتبہ

یا حضرت سلطان شیخ سید شاہ عبد القادر جیلانی شیخ اللہ المددود ۝ ۱۱۰ رفعہ

ما ہمہ محتاج تو حاجت روا ۝ ۱۱۰ مرتبہ المددیاغوث عظم سیدرا ۝ ۱۱۰ مرتبہ
مشکلات بے عدد داریم ما ۝ ۱۱۰ مرتبہ المددیاغوث عظم پیر ما ۝ ۱۱۰ رفعہ
یا حضرت شیخ محبی الدین مشکلکشا باختیر ۝ ۱۱۰ بار
امداد کن امداد کن از بندگم آزاد کن ۝ ۱۱۰ مرتبہ در دین دُنیا شاد کن یا غوث عظم پیر شیر ۝ ۱۱۰ بار
یا حضرت غوث اغاث شنا بادن اللہ تعالیٰ ۝ ۱۱۰ مرتبہ

نُخْدِيْدِيْ حِيَلَانُخْدِيْدِيْ ء شَيْئًا لِلَّهِ أَنْتَ نُورُ أَحْمَدِيْ } ۖ ۖ ۖ

طُفَّيْلٌ حَضْرَتِ دَسْتِيْكِيرُ ثِنْ هُوَوَزِ زِيرُ } ۖ ۖ ۖ

سُورَةُ هَيْسَنْ شَرِيفُ أَيْكَ بَارْ قَسِيدَهُ غُوشَهُ شَرِيفُ أَيْكَ بَارْ دَرُونْ غُوشَهُ شَرِيفُ } ۖ ۖ ۖ

اس کے بعد اس سب پڑھے ہوئے کا اور کچھ شیرشی وغیرہ ہو تو اس کا بھی حضور سیدنا غوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ عالیٰ میں ثواب کا تھنہ پیش کرے۔ پھر اپنے مقصد کے لئے حضور قلب سے دعا نگے۔ درود غوشہ شریف یہ ہے:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ مَعْدِنَ الْجُودِ وَالْكَرَمِ

وَاللَّهُ الرَّحِيمُ وَالْكَرِيمُ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

قصیدہ غوشہ شریف یہ ہے:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سَقَانِي الْحُبُّ كَآسَاتِ الْوَصَالِ ء فَقْلُثُ لِحَمَرَ تَحْوِيْ تَعَالَى

محبت نے مجھوں کے پیالے پلائے
تو میں نے اپنی شراب کو کہا ادھر آؤ

سَعَثَ وَمَشَتْ لِتَحْوِيْ فِي كُعُوسِ ء فَهِمْتُ لِسُكْرَ تَحْيَيْ بَيْنَ الْمَوَالِيِّ

وہ شراب جا لو میں (جہی بہی) میری طرف دوئی ہوئی آئی
تو میں اپنے دوستوں میں شراب سے مست ہو گیا

فَقْلُثُ لِسَائِرِ الْأَقْطَابِ لَمُوا ء بِحَالِي وَأَدْحَلُو أَنْتِيْمُ رَجَالِي

تو میں نے تمام اقطاب کو کہا کہ آپ لوگ کجھی عزم کریں
اوہیرے حال (نک) میں جائیں کہیں اُنکے میرے ہمالی بنیں

وَهُمُوا وَأَشْرَبُوا أَنْتُمْ جُنُودِيِّ ء فَسَاقِي الْقَوْمَ بِالْوَافِيْ مَلَالِيِّ

اور (قطبو) قدر کرو اور شراب پیو آپ میرا شکریں
اوہ ساتی قوم (ساتی وش) میرے لئے جام شراب لے بال بہڑایا

شَرِبِّيْمُ فُضْلَتِيِّ مِنْ بَعْدِ سُكْرِيِّ ء وَلَا يَلْسِمُ عَلِيِّيِّ وَإِتْصَالِيِّ

جب مجھنے پوچھا تو (قطبو) آپ اگوں نیکی پیچی کجھی شراب پیالی
لیکن آپ یہی بلند مرتبہ قرب اتصال کو نہ پیچ کے

مَقَامَكُمُ الْعُلَى جَمِيعًا وَلِكُنْ ء مَقَامِيْ فَوْقَكُمْ مَازَالَ عَالَى

لیکن ہم متنا آپ لوکے مقام سے بلند، اور ہمیشہ بلند ہے گا
اگرچہ آپ سب (قطبو) کامقاً بلند ہے

أَنَا فِي حَضْرَةِ الشَّقْرِيْبِ وَحْدَيِّ ء يُصْرَفُنِي وَحَسْتِي دُوَالَّحَلَلِ

خدا تعالیٰ مجھے اپنے قرب میں پھرتا ہے اور وہ مجھے کافی ہے
میں بارگاہ تقریب میں لیکا نہ منفرد ہوں

- اَنَا الْبَازِيُّ اَشَهَدُ بِكُلِّ شَيْخٍ ۝ وَمَنْ ذَا فِي الرِّجَالِ اَعْطَى مِثَالِيُّ
یعنی اللہ پر غالب ہے جو طبع خفیداً پر نہ کمال ہے تھا ہے
اویامِ اللہیں کوں ہے جب کہ میرا جس ارباب عطا کیا گیا ہے
- کَسَانِيُّ خَلْقَةً بِطَرَازِ عَزِّمٍ ۝ وَتَوَجَّنِي بِتِيَّبَانِ الْكَمَالِ
اللہ تعالیٰ نے مجھے خلعت پہنا یا بیک عنز کے بیان لیے
اور میر سے رفض و مکالات کے تاثر کر دیئے
- وَأَطْلَعْنِي عَلَى سِرَّ قَدِيمٍ ۝ وَقَلَّدْنِي وَأَعْطَانِي سُؤَالِيُّ
اویامِ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے قدم راز پر مطلع فرمایا اور میر
گلیں لیے اپنا کام گلوپنڈا الادب جو میں نے ماگا عطا فرمایا
- وَوَلَّنِي عَلَى الْأَقْطَابِ جَمِيعًا ۝ فَحُكْمِي نَافِذَةً كُلِّ حَالٍ
اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو تما اقطبوں پر حکم بنادیا
تو میر احکم ہر حال میں نافذ و حاری ہے
- وَلَوَالْقِيُّتُ سِرِّيُّ فِي بَحَارٍ ۝ لَصَارَ الْكُلُّ غَوْرًا فِي الزَّوَالِ
اور اگر میں اپناراز دریا و پرڈاں پرڈاں
تو تم ام دریا تھیں زوال ہو جائیں
- وَلَوَالْقِيُّتُ سِرِّيُّ فِي جَبَالٍ ۝ لَدُكَّتْ وَاحْشَفَتْ بَيْنَ الرِّسَالِ
اور اگر میں اپناراز آگ پرڈاں دوں
تو وہ پس کر ریت جیسے ہو کر نظر نہ آئیں
- وَلَوَالْقِيُّتُ سِرِّيُّ فَوَقَ نَارٍ ۝ لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالٍ
اور اگر میں اپناراز آگ پرڈاں دوں
تو وہ میرے حال کے راستے بچھ کر خاکستر ہو جائے
- وَلَوَالْقِيُّتُ سِرِّيُّ فَوَقَ مَيْتٍ ۝ لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلَى تَعَالَى
اور اگر میں اپنے بھید کو مردے کے اوپرڈاں دوں
تو وہ مردہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے (فوراً) کھڑا ہو جائے
- وَمَا مِنْ جَهَاهُ شُهُرٌ اُوْدُهُورٌ ۝ تَمَرُّو تَسْتَهُونَ صِنْيَ الْآَتَالِيٰ
اور جہیں اور زمانوں میں سے جو ہو چکے
اور جو ہو نکے کوئی ایسا نہیں جو میں یا راگا میں حاضر نہ ہو
- وَتُخْبِرُنِي بِمَا يَأْتِي وَيَحْبَرِي ۝ وَتُعْلِمُنِي فَأَقْصِرُ عَنْ حِدَالِيٰ
اور وہ مہینہ زمانہ مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ جاں میں ہو گا
اور آگاہ کرتا ہے تو میں اس میں کی (زیادتی) کرتا ہوں
- مُرِيَدِي هَمَ وَطَبَ وَأَشْطَحَ وَغَنِيٰ ۝ وَأَفْعَلَ مَا تَشَاءَ فَالْأَسْمُ عَالِيٰ
لے میسے مرید قلوب میں رہا ہوا وہ خوش اور جو چاہے الپ
اور جلوچا ہے وہ کر کیونکہ میر امام بزرگ ہے
- مُرِيَدِي لَا تَخْفَنَّ أَلَّهُ رَبِّيٰ ۝ عَطَانِي رُفْعَةً بِنَلْتُ الْمَسَالِيٰ
میر مرید تو کسی سے خوف مت کر اللہ میر امال کیے
اسے مجھے بلندی کی پہنچ میں میں اپنے مقصد کو تکمیل کیا

مُرِيدِی لَا تَحْفُ وَ اشْ فَائِتٌ ظَرُومُ قَاتِلُ عَنْدَ الْقِتَالِ

کیونکی میں سخت ارادہ والا بھگتا میں (ذمتوں کا) قاتل ہوں اے میرے مرید تو کسی چغل خور سے مت ڈر

طُبُولِي فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ دُقَّتْ

میں ناک کے ڈنک آسمانوں زمین میں جھکے جاتے ہیں اور نقیب (چاؤں) سعادت میرے لئے طاہر ہو جائے ہیں

بِلَادِ اللَّهِ مُلْكِي تَحْتَ حُكْمِي

اللّٰہ تعالیٰ کے تما شہریں ملکوں نے حکم کتابیں اور میرا وقت بیکوں کی پیشگوئی سے پہلے ہی صاف تھا

رَظَرَتُ إِلَى بِلَادِ اللَّهِ جَمِعًا

میں نے اللّٰہ تعالیٰ کے تما شہریں کی طرف دیکھا تو وہ سب ملکیتی سامنے بیٹھ لی کے دانتکے ہیں

رِحَبَالِي فِي هُوَاجِرِهِمْ صَيَّامُ

میکے بھائی بند (اقطاب میرین) گری میں روزہ دار ہیں اولاد ہی کی تونیں (عبادت کی ورنی سے) متوبیں کی طرح بھکتی ہیں

وَكُلُّ وَلِيٍ لَهُ قَدْمٌ رَّوَاتِي

ہر ایک ولی میرے قدم بقدم ہے اور بیٹک میں حضور مسیح رسول کے قدموں پر ہوں (جو فلک سارتے کے) بدکمال ہیں

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتَّى صَرَتْ قُطْبًا

میں نے ظاہری باطنی علم پڑھا بیباں تک کے قطب ہو گیا اور بیٹا شاہ بکے بادشاہ (خدا) کی امداد منزلي سے کوئی پیش گیا

أَنَا الْحَسِينُ وَالْمُخْدَعُ مَقَامِي

میں حضرت امام حسن ضیع عنہ کی ولادت کوئی تمحیع عیار مقام ہے اور میرا قدم تما مزاد ان خدا (اویسا اللہ) کی گزنوں پر ہے

أَنَا الْجِيلِيُّ مُحِيُّ الدِّينِ اسْمِيُّ

میں جیلان کا رب بنے والا ہوں مجی الدین میر القربہ، اومی کی رفت کے نشان پر بیٹوں کی چوڑیوں اپر لہر لیتے ہیں

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُورُ اسْمِي

اور میرا نام نامی عبد القادر ہے اور بیکی شہر ہے

وَحَبِّي صَاحِبُ الْعَيْنِ الْكَمَالِ

اوہ مسکے دادا نانا صلی اللہ علیہ وسلم جو شہر میکال کے بنا کئیں

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ مَعْدِنِ الْجَبُودِ وَالْكَرْمِ ط

وَعَلَى الْأَكْرَامِ وَابْنِهِ الْكَرِيمِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

ازِ مؤلف غفرانہ

مگر ادا ہو شنا کیا بھلا مدنیے کی
تو پھر بشر کرے کیونٹر شنا مدنیے کی
نہ کیوں خلد سے اچھی فضادینے کی
ملے ذرا سی جو خاک شفا مدنیے کی
میری دوا تو ہے آب و ہوا مدنیے کی
دکھادے جلد خدارا فضادینے کی
نصیب کر مجھے مولیٰ قضا مدنیے کی
بسی نظریں ہو پیاری فضادینے کی
کہ ہو گی میری لحد میں خیا مدنیے کی
جمالِ مکہ سے بڑھ کر آدا مدنیے کی
ملے برائے خدا اس محبتِ رضوی کو
ترے حضور میں تھوڑی سی جا مدنیے کی

اُنکھوں میں لبیں میری انوار مدنیے کے
اے کاش کو بخاتے ہم خار مدنیے کے
ہم کو تو یہیں خوش آئے یہ خار مدنیے کے
فرقت میں ترپتے ہیں بیمار مدنیے کے
نعرے یہ لگاتا ہے ہر بار مدنیے کے
اتنی سی تمثنا ہے سرکار مدنیے کے
بجا میں تے بندے رُواز مدنیے کے
بغداد کا دلہا ہا ہا اور چار مدنیے کے
قُشُوْریٰ چلے آئیں دو چار مدنیے کے
بس اتنی تمثنا ہے سرکار مدنیے کے
فروں کے سب غنچے کھل کھل کے یہ کہتے ہیں
زاہد کو مبارک ہوں جنت کے گل غنچے
وہ چہرہ نورانی دکھلا دو خدارا اب
دل کی ہے عج جالت سمجھاؤں اسے کیونٹر
بلوں کے مجھے در پرسگ اپنا بنا لیجے
ہم پسچھی کرم کی ہو اللہ لَظَرَثَا
صدیق و عمنیش حیدر کے رہوں ظل میں
مر جاؤں اگر یاں پر لیجا میں مجھے آکر

محزوں ہے دل غمگیں رخی ہے جگر میرا
ہو باغ جناب انکی خوشبو سے تروتازہ
گلزار جناب رضوان تھک کوہی مبارک بھیں
اللہ نے جب تم کو محبوب بنایا ہے
تھوڑی سی جگہ دیجے قدموں میں حمبت کوہی
سرکار میں بلوکے سرکار مدینے کے

سہرا

شعبان المعظم ۱۴۵۲ھ میں محبت مسیح جناب سیٹھ حاجی ہاشم حاجی جمال صاحب قادری کے صاحبزادے حاجی عبدالکریم سلمہ اور ان کے برادر خود محبت مسیحیت جناب حاجی آدم جی حاجی جمال صاحب قادری برکاتی کے فرزند لبند ایوب سلمہ کی شادی خانہ آبادی کے موقع پر حاجی صاحب نے گونڈل میں اکابر حضرات علمائے اہل سنت مشائخ طریقت کو مدعو کیا تھا اور ان حضرات نے کرم فرماتے ہوئے گونڈل میں رونق افروزہ کو کراپنے انفاس قدسیہ و فیوض قادریہ برکاتیہ رضویہ سے حضرات اہل سنت کاٹھیاواڑ کو مشرف فرمایا اور شنہ کاموں کو سیراب کیا۔ بڑی مبارک محفلیں اور بارکت جلسے ہوئے نقیر حقیر نے ایک سہرا عرض کیا تھا۔ جس کے بعض اشعار ہدیہ ناظرین ہیں۔

فسلم پہلے بنا تحریم اللہ کا سہرا
پھر اس کے بعد حمد حق کا اچھا سا سہرا
تو پھر یا خوٹ کی ٹیوں میں گونڈل خوشنما سہرا
چنپوں میں باغ غفت مُصطفَّ کے بھول اوکلیاں
کہ تھاتاں شفاقت سرپرخ پر نور کا سہرا
شب معراج آقا بن کے دولہا عرش پر پہنچے
براتی تھے فرشتے اور دولہا سپیعَ الْمَ
دو عَ لم کو معطر کر رہا تھا آپ کا سہرا
خدا نے احمد مرسل کے سہرے کے تصدیں میں
نبیوں اور رسولوں کو نبوت کا دیا سہرا
ہزاروں حرتیں حق کی ہوں نازل شاہ طبیبہ پر
کہ جس کے سرپر مُحشر میں شفاقت کا رہا سہرا

ہوان کے آں اور اصحاب پر بھی حمتیں نازل
مرے سہرے کوئں کر اہل سنت ہو رہے ہیں خوش
نجاست کے جو کیرے ہیں انھیں پھولوں کیا نسبت
خداونصطفے کو گالیاں دیتے ہوں جو بے دین
حبیب حق نے فرمایا کہ خوشبو ممحو کو پیاری ہے
بسی خوشبو ہے شاہ طیبہ کی پھولوں میں لکیوں میں
رہیں کھڑوں کے منچ پر حشر میں بارود کے سہرے
شعار کفر و کافر میں تشبیہ ہوتا ہے پیشک
حضور علی حضرت کا یہ فیضان دیکھو گوئیں میں
یہ فیضان دیکھو گوئیں میں حضور علی حضرت کا
بندھا ایوب اور عبدالکریم قادری کے سر
مرانو شہ پھلے پھولے ہمیشہ باغ ہستی میں
خُدایا نو شہ معراج کے سہرے کے صدقے میں
نہ لگ جائے نظر حساد کی رُشار جاناں پر
خداونصطفے کا فضل اور احسان ہے اے ہاشم
ہے اولادِ رَمُولِ قَاسِمِ سَيِّدِ مُحَمَّدٍ پر
ہیں شیر پیشہ سنت بھی اس جلسے میں جلوگر
مرے نو شاہ تھوڑا فضل حق رحمت نبی کی ہو
مسلمانوں کے سر پر باندھ جائی فضل کے سہرے
مُحِّبٌ قادری فیض حضور علی حضرت سے
سُنائے حشر میں اللہ کے محبوب کا سہرا

مُنْقَبَتُ

درشان

حُصُوپُ نوآقاۓ نعمت دیاۓ رحمت امام اہل سنت اعلیٰ حضرت عظیم البر کریم مجید اعظم دین و ملت
 ”شیخ الاسلام اول مسلمین“ تاج الفویل الکاملین راس العلماء الرشیعین
 مولیانا مولوی الحاج مفتی

حافظ قاری شاہ ابو محمد عبدالصطفیؒ محمد رضا خاں صاحب
 قادری برکاتی آل رسولی بریلوی ”رضی الرحمن“

أَيُّهَا الْبَحْرُ الْفَطْمَطَمَ أَيُّهَا الْحَبْرُ الْعَالَمُ
 أَنْتَ شَيْخُ الْكُلِّ فِي الْكُلِّ سَيِّدُّي أَحْمَدُ رَضَا
 أَنْتَ مَفْضَالَ كِرَامَ أَنْتَ مَقْدَامُ هَمَامُ
 رُحْلَةً قَرْمُ هَمَامُ سَيِّدُّي أَحْمَدُ رَضَا
 أَنْتَ سَائِيْ مِنْكَ يَكْفِيْ لِحُسْنِ الْخَاتِمَه
 أَنْتَ لِي سُورَ لِقَبْرِيْ سَيِّدُّي أَحْمَدُ رَضَا
 أَنْتَ مَأْوَلَتَ الْفَخِيمَ أَنْتَ مَلْجَانَ الْعَظِيمُ
 أَنْتَ مَوْلَانَ الْكَرِيمُ سَيِّدُّي أَحْمَدُ رَضَا
 أَنْتَ كَرْزَلَی لِي وَمَنْ أَنْتَ دُخْرِی فِي عَدَی
 أَنْتَ غَوْشِی أَنْتَ غَیْشِی سَيِّدُّي أَحْمَدُ رَضَا

بِمَوْقِعِ جَشِينِ عَبْدِ مُلَادِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَجَشِينِ دَسْتَارِ قَضِيلَتِي

لِبَعْثَتِ الْمُرْسَلِيَّةِ فَنَانِدِيَّةِ

٢٠٢٠ هـ ١٤٣١

ایمکات ایمکات

محبوب کے نام و قدر و ول کا تحریر ہاتے ہیں۔ اللہ جارک و تعالیٰ مدح و مدبل سے پاک ہے اس لئے اپے محبوب کے نام ساپے فرشتوں کی آنکھوں، چہروں کے سینوں، ٹالاں کی پوشانوں، مسلمانوں کے دلوں، عرش و کرسی پلکہ تمام نعمتوں مقاموں کو زینت مختشی۔ ملائکہ کی محفل میں جائیے تو انہیں کام کا چارہ بھول کی اگبیں ویکھی تو یہی فلکخی بیوارے محبوب کی رہوں جہاں میں ذہانی پور رعنی بھساک خدائی ہے کہ ان کے مبارک قدموں پر گر رعنی ہے۔ زین وائل، آسمان وائل، جہاں وائل انہیں کے فدائی، انہیں کے شیدائی۔ دل شب میں جاؤ کر اللہ اللہ کرنے والے انہیں کے آئندہ، انہیں کے تھانی۔ جعل سے حرم سبک، عرب سے عم کم مخفف زبان پر ان کی یاد جاری۔ سرتوں سے غرب بک، محبوب سے شام بک ان کی یادگاری ہے زبان والے اوزبان والے ہیں بندباؤں میں ان کی یاد کاری ہے فرش خدا کی تھانی ہے کہ ان پر ہمارے حضرت سلطان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شیر و کھا آن کا نام لیا۔ گئے کی طرح جھاٹ کو سماح بولیا اُٹھ گفت سے عابر آیا ان کا آتنا نے پر فریاد لایا۔

ہند بیک تیزی پر جی یا نیلام ایکیں چاہتی ہے ہر فی واحد

ای دو پر شزان ناشاد گلرخ و من اکرے ہیں

Publisher By

Maktaba-e-Hashmatia

Aljamiat-ul-Hashmati

Mushahid Nagar Mahim, Distt. Gonda(UP)INDIA

Mob: 9368173692, 9760468846